مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختم نبوة کراچی

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

صحابی کی تعریف اور شناخت

قادیانیت

آپ ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ وہ یعنی اللہ (اپنے کمال ذات وصفات) میں ایک ہے

طاعون اور مرزا قادیانی کی قلابازیاں

نیا شدّاد
نئی جنت

ایک قادیانی کی قبر پر آگ کے گرز برستے رہے

جلد ۴
شمارہ ۷

عظیم سانحہ
اداریہ

مختصر خبریں

• مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک وفد نے مولانا محمد زکریا ممبر صوبائی اسمبلی کی قیادت میں وزیر اعلیٰ سندھ سے ملاقات کی۔ وفد میں عبد الرحمٰن یعقوب باوا، مولانا احمد میاں حمادی، مولانا جمال اللہ الحسینی، مولانا نذیر احمد بلوچ اور مولانا منظور احمد الحسینی شامل تھے۔

• سٹی مجسٹریٹ کوئٹہ کی عدالت میں اسلام کی توہین کرنے پر ایک قادیانی عبد الرحمٰن کے خلاف مقدمہ کی سماعت میں تین گواہوں مجلس تحفظ ختم نبوت کے چوہدری عقیل، تفتیشی افسر راجہ محمد ارشاد اور ایس۔ ایچ او اور سٹی مجسٹریٹ کے بیانات قلمبند کیے گئے۔

• چاول کی آڑ میں منشیات درآمد کرنے والے پانچ قادیانیوں کے خلاف چند روز میں چالان خصوصی عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔ یہ بات ایف آئی اے کے ڈائریکٹر جنرل محمد اعظم قاضی نے بتائی۔

• حکومت پنجاب نے ویسٹ پاکستان پریس اینڈ پبلیکیشن آرڈیننس کے تحت کارروائی کرتے ہوئے مرزائی ترجمان ہفت روزہ لاہور کے ۱۶، ۲۳ مارچ کے شماروں کو ضبط کرنے کا حکم دیا ہے۔

• کنری شہر میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ختم نبوت یوتھ فورس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس کے صدر عبد الغفار مغل، نائب صدر اول محمد صفدر، نائب صدر دوم محمد رضا، جنرل سیکرٹری الطاف حسین، جوائنٹ سیکرٹری علی محمد میمن، سیکرٹری اطلاعات و نشریات قمر تبسم، رابطہ سیکرٹری محمد قاسم خانی اور سیکرٹری مالیات منظور احمد ارائیں مقرر کیے گئے ہیں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

ربوہ میں ختم قرآن پاک کی تقاریب

ربوہ (نمائندہ ختم نبوت) ۲۱ رمضان المبارک کو جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی ربوہ میں قاری محمد اسحاق صاحب نے ختم القرآن کیا اور فضائل رمضان پر خطاب فرمایا۔ ۲۳ رمضان کو مسجد پھگنی (ربوہ) میں ختم قرآن ہوا اور قاری محمد اسحاق صاحب نے دعا کرائی۔ ۲۴ رمضان المبارک کو مسجد نور الاسلام ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں قاری عبد الباری صاحب نے ختم قرآن کیا۔ ختم القرآن کی تقریب کا آغاز حافظ محمد اشرف نے تلاوت کلام پاک سے کیا اور محمد لطیف مجاہد نے نظم پڑھی۔ آخر میں قاری شبیر احمد عثمانی صاحب کے والد گرامی جناب حاجی عبد الرحیم صاحب نے دعا فرمائی۔ ۲۴ رمضان المبارک کو جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن ربوہ میں جناب قاری شبیر احمد عثمانی نے قرآن مجید کا ختم فرمایا۔ تقریب کا آغاز قاری عبد الباری نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ اور مجاہد محمد اشرف صاحب نے نظم پڑھی۔ ختم قرآن مجید کی تقاریب سے قاری شبیر احمد عثمانی نے خطاب کیا۔ اور فضائل قرآن مجید پر روشنی ڈالی اور کہا کہ یہ سب کچھ ہمیں اللہ رب العزت نے اکابر ختم نبوت کی مخلصانہ قربانیوں اور شہدائے ختم نبوت کے خون صدقے یہ عزتیں اور مراکز عطا فرمائے ہیں۔ قاری شبیر احمد عثمانی نے کہا کہ یہ محض اللہ پاک کا فضل و کرم ہے کہ ہمیں یہ دن دیکھنے نصیب ہوئے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کو پورے ملک میں بالعموم اور ربوہ میں بالخصوص جو کامیابیاں عطا فرمائی ہیں یہ سب کچھ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور مولانا محمد علی جالندھریؒ، قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا لال حسین اخترؒ، مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، مولانا محمد حیاتؒ، مولانا تاج محمودؒ اور مولانا محمد شریف جالندھریؒ کی انتھک محنتوں کا نتیجہ ہے کہ آج قادیانی جماعت کا پوپ مرزا طاہر احمد جو کبھی ملک عزیز پاکستان میں برسر اقتدار آنے کے خواب دیکھا کرتا تھا ملک چھوڑ کر راہ فرار اختیار کر چکا ہے۔ قاری صاحب نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کے درجات بلند فرمائے۔ ختم قرآن کی سب سے بڑی تقریب جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن ربوہ میں ہوئی قاری صاحب کے والد گرامی کی دعا سے اختتام پذیر ہوئی۔

شیخ الحدیث مولانا محمد عبد اللہ

کی وفات پر تعزیتی بیان

ربوہ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کے رہنماؤں مولانا خدا بخش اور قاری شبیر احمد عثمانی قاری عبد الباری نے اپنے ایک مشترکہ تعزیتی بیان میں جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ کی وفات کو ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیا۔ ان رہنماؤں نے شیخ الحدیث مولانا محمد عبد اللہ صاحب کی دینی و تدریسی خدمات کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ اور کہا کہ یہ خلا صدیوں پُر نہ ہو سکے گا۔ حضرت مرحوم کے ایصال ثواب کے لیے قاری شبیر احمد عثمانی نے جامعہ مسجد ختم نبوت مسلم کالونی ربوہ اور جامعہ مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن ربوہ میں قرآن خوانی کرائی۔ اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کے لیے صبر و جمیل کی دعا کی گئی۔

دورہ حدیث شریف کے

طلباء کے لئے خوشخبری

بالائی سندھ کی عظیم درسگاہ جامعہ اشرفیہ سکھر میں ملک کے نامور اساتذہ کی زیر نگرانی درجہ تجوید و حفظ قرآن درس نظامی مع دورۂ حدیث شریف گزشتہ تیس سال سے جاری ہے اس سال نئے تعلیمی سال سے جامع معقول و منقول حضرت مولانا عبد الباری صاحب (سابق شیخ الحدیث جامعہ دار الہدیٰ ٹھیڑھی ضلع خیرپور) کی خدمات بحیثیت شیخ الحدیث حاصل کی گئی ہیں طلباء کو معقول رہائش، طبی سہولت، لباس خوراک نقد وظیفہ وغیرہ کی سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں شائقین علوم عربیہ خصوصاً دورۂ حدیث شریف داخلہ کے لیے درس کے بعد رجوع کریں۔

محمد مسعود اقبال نوری مہتمم جامعہ اشرفیہ وانس روڈ سکھر (سندھ) فون نمبر ۸۳۰۶۰۶

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

۷ تا ۱۳ ذیقعدہ ۱۴۰۵ھ
بمطابق
۲۶ جولائی تا یکم اگست ۱۹۸۵ء

ختم نبوت

زیر سرپرستی
حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم سجادہ نشین
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

بدل اشتراک

سالانہ/۷۰ روپے — ششماہی/۴۰ روپے
سہ ماہی/۲۰ روپے
فی پرچہ : ۲ روپے

رابطہ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون نمبر :- ۷۱۱۶۷۱

اس شمارے میں

۱- خصائل نبوی ۴
۲- ابتدائیہ ۵
۳- عیسائیت کیا ہے؟ ۶
۴- صحابی کی تعریف ۸
۵- آپ کے مسائل ۱۱
۶- دورۂ افریقہ ۱۳
۷- لاطینیا پر ایک نظر ۱۴
۸- طاعون اور مرزا قادیانی کی قلابازیاں ۱۵
۹- بزم ختم نبوت ۱۷
۱۰- یہودیوں اور عیسائیوں سے قادیانیت کا تعلق ۱۹
۱۱- اخبار ختم نبوت

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد/راولپنڈی	عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب
لاہور	ملک کریم بخش
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد
سرگودھا	ایم اکرم طوفانی
ملتان	عطاء الرحمٰن
بہاولپور	ذبیح فاروقی
لیہ/کروڑ	حافظ خلیل احمد رانا
پشاور	نورالحق نور
مانسہرہ/ہزارہ	سید منظور احمد آسی
ڈیرہ اسماعیل خان	ایم شعیب گنگوہی
کوئٹہ	نذیر تونسوی
حیدرآباد سندھ	نذیر بلوچ
کنڈی	ایم عبدالواحد
سکھر	ایچ غلام محمد
ٹنڈو آدم	حماد اللہ عرف ولی اللہ

بدل اشتراک : برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، ادمان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۳۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کنیڈا	۲۷۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

بیرون ملک نمائندے

کنیڈا	آفتاب احمد	ناروے	غلام رسول
ٹرینیڈاڈ	اسمٰعیل ناخدا	افریقہ	محمد زبیر افریقی
برطانیہ	محمد اقبال	ماریشش	ایم اخلاص احمد
اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزنگ
ڈنمارک	محمد ادریس	بنگلہ دیش	محی الدین خان

عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے کلیم المحسن نقوی انجمن پریس کراچی سے چھپوا کر 29/A سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی سے شائع کیا

خصائل نبوی ؐ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی گریہ وزاری کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

۳ - حدثنا قتیبۃ حدثنا جریر عن عطاء بن السائب عن ابیہ عن عبد اللہ ابن عمرو قال انکسفت الشمس یوما علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ یصلی حتی لم یکد یرکع ثم رکع فلم یکد یرفع راسہ ثم رفع راسہ فلم یکد ان یسجد ثم سجد فلم یکد ان یرفع راسہ ثم رفع راسہ فلم یکد ان یسجد ثم سجد فلم یکد ان یرفع راسہ فجعل ینفخ ویبکی ویقول رب الم تعدنی ان لا تعذبہم وانا فیہم رب الم تعدنی ان لا تعذبہم وہم یستغفرون ونحن نستغفرک فلما صلی رکعتین انجلت الشمس فقام فحمد اللہ تعالیٰ واثنی علیہ ثم قال ان الشمس والقمر آیتین من ایت اللہ لا ینکسفان لموت احد ولا لحیاتہ فاذا انکسفا فافزعوا الی ذکر اللہ تعالیٰ۔

۳ :- عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک مرتبہ سورج گہن ہوا (یہ قصہ جمہور کے نزدیک ۱۰ھ دس کا ہے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے اور نماز شروع فرما کر اتنی دیر تک کھڑے رہے گویا رکوع کرنے کا ارادہ ہی نہیں ہے (دوسری روایت میں ہے کہ سورۂ بقرہ پڑھی تھی) اور رکوع اتنا طویل کیا کہ گویا رکوع سے اٹھنے کا ارادہ ہی نہیں پھر ایسے ہی رکوع کے بعد سر اٹھا کر قومہ میں بھی اتنی دیر تک کھڑے رہے گویا سجدہ کرنا ہی نہیں ہے۔ پھر سجدہ کیا اور اس میں بھی سر مبارک زمین پر اتنی دیر تک رکھے رہے۔ گویا سر مبارک اٹھانا ہی نہیں ہے۔ اسی طرح سجدہ سے اٹھ کر جلسہ اور پھر جلسہ کے بعد دوسرے سجدہ میں غرض ہر ہر رکن اس قدر طویل ہوتا تھا کہ گویا یہی رکن اخیر تک کیا جائے گا۔ دوسرا کوئی رکن نہیں ہے۔ (اسی طرح دوسری رکعت پڑھی) اور اخیر سجدہ میں (شدتِ غم اور جوش کے) سانس لیتے تھے اور روتے تھے۔ اور حق تعالیٰ شانہٗ کی بارگاہِ عالی میں یہ عرض کرتے ہیں کہ اللہ تو نے مجھ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ میری .. موجودگی میں میری امت کو عذاب نہ ہو گا۔ اے اللہ تو نے ہی یہ وعدہ کیا تھا کہ جب تک یہ لوگ استغفار کرتے رہیں گے۔ عذاب نہیں ہو گا۔ اب ہم سب کے سب استغفار کرتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اس مضمون کی طرف اشارہ ہے جو کلام اللہ شریف میں نویں پارہ کے اخیر میں ہے وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم وما کان اللہ معذبہم وہم یستغفرون ؏ اس آیت شریف کا ترجمہ ہے کہ اللہ جل شانہٗ ایسا نہ کریں گے کہ ان لوگوں میں آپ ؐ کے موجود ہوتے ہوئے ان کو عذاب دیں اور اس حالت میں بھی ان کو عذاب نہ دیں گے کہ وہ استغفار کرتے رہتے ہوں) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوئے تو آفتاب نکل چکا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد وعظ فرمایا۔ جس میں حق تعالیٰ شانہٗ کی حمد وثنا کے بعد یہ مضمون فرمایا کہ شمس وقمر کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گہن نہیں ہوتے بلکہ یہ حق تعالیٰ شانہٗ کی دو نشانیاں ہیں۔ جن سے حق سبحانہٗ اپنے بندوں کو عبرت دلاتے ہیں۔ (اور ڈراتے ہیں) جب یہ گہن ہو جایا کریں تو اللہ جل شانہٗ کی طرف فوراً متوجہ ہو جایا کرو (اور استغفار ونماز شروع کر دیا کرو)

فائدہ اس وعظ کی یہ مصلحت تھی کہ ایام جاہلیت میں یہ بات مشہور تھی کہ چاند وسورج کا گہن کسی بڑی موت یا کسی بڑے شخص کی پیدائش کی وجہ سے ہوتا ہے اور اتفاق وقت کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب گہن ہوا تو اسی دن صاحبزادہ اقدس حضرت ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو ا ہوا تھا۔ اس لیے اس سے جاہلی خیال کی اور بھی تائید ہوتی تھی۔ اور لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ گہن حضرت ابراہیم کے انتقال کی وجہ سے ہوا صلوٰۃ الکسوف میں ائمہ کا اختلاف ہے کہ ایک رکوع سے پڑھنی چاہیے یا ایک سے زائد رکوع کے ساتھ۔ حنفیہ کا مسلک ایک ہی رکوع کا ہے اس حدیث سے اُن کی تائید ہوتی ہے باقی علمی بحث اور فریقین کے دلائل اس جگہ سے مناسبت نہیں رکھتے۔

ایک عظیم سانحہ

پچھلے کئی ماہ سے اہل حق کو کئی صدمات اور حادثات سے دوچار ہونا پڑا۔ ابھی جانشین شیخ التفسیر، حضرت مولٰنا عبیداللہ انور رحمۃ اللہ علیہ کا غم تازہ تھا کہ بھارت سے دارالعلوم دیوبند کے نائب مہتمم اور روح رواں حضرت مولٰنا محمد عثمان صاحب کی وفات کی اطلاع ملی جو یقیناً بہت بڑا صدمہ ہے اس کے بعد گذشتہ رمضان المبارک کے آخر میں مفتی اعظم حضرت مولٰنا مفتی فقیراللہ صاحب رائپوری رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے حضرت مولٰنا حبیب اللہ صاحب فاضل جالندھری کے بڑے بھائی اور جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے شیخ الحدیث حضرت مولٰنا محمد عبداللہ صاحب بھی داغ مفارقت دے گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ط

حضرت مولٰنا محمد عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہمہ صفت اوصاف عالم دین اور علم و عمل میں اپنے مرحوم اسلاف کا کامل و مکمل نمونہ تھے، ان کا کردار، ان کی گفتار، ان کی عادات و اطوار، ان کا لباس، ان کا اٹھنا بیٹھنا، ان کا چلنا پھرنا، ان کے معاملات، ان کی عبادات، غرض ان کی پوری زندگی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سانچے میں ڈھلی ہوئی تھی۔ وہ قرآن کریم کی اس آیت کریمہ "انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء" اور حدیث خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام "العلماء ورثۃ الانبیاء" کا صحیح مصداق تھے۔

جامعہ رشیدیہ ساہیوال ہمارے ملک کی صف اول کی درس گاہ ہے یہاں سے فارغ ہونے والے علماء علم و عمل کی بلندیوں اور رفعتوں کو چھونے کیساتھ ساتھ جذبہ جہاد سے بھی سرشار ہوتے ہیں۔ یہ جامعہ ملک میں چلنے والی ہر دینی تحریک کا مرکز رہا ہے۔ ۵۳ء کی تحریک ختم نبوت، ۷۴ء کی تحریک ختم نبوت اور ۷۷ء کی تحریک نظام مصطفےٰ میں جامعہ رشیدیہ ہراول دستے میں رہا۔ ۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں حصہ لینے پر جامعہ کو جائیداد کی ضبطی کا وار بھی سہنا پڑا۔ بہرحال جامعہ کو ملک اور بیرون ملک جو عظیم مقام حاصل ہے۔ اس میں حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی کوششیں اور دعائیں شامل حال ہیں۔ مرحوم کے فیض یافتہ شاگردوں کی تعداد ہزاروں تک جا پہنچی ہے۔ جو صرف اندرون ملک ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں اشاعت اسلام اور دین حقہ کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کو عقیدۃ ختم نبوت سے بھی والہانہ لگاؤ تھا۔ اسی لگاؤ اور تعلق کی وجہ سے وہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن ہونے کے علاوہ مجلس کے مرکزی نائب امیر کے عہدے پر بھی فائز رہے انکی وفات سے جہاں جامعہ رشیدیہ ساہیوال، حضرت مولٰنا حبیب اللہ صاحب، ان کے عزیز و اقارب، عقیدت مندوں اور فیض یافتہ شاگردوں کو ایک بہت بڑے صدمے سے دوچار ہونا پڑا وہاں اس قحط الرجال کے دور میں یہ پوری ملت اسلامیہ کیلئے بھی ایک عظیم سانحہ ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس عطا فرمائے۔ اور ان کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

علامہ خالد محمود، انگلستان

قسط ۲

عیسائیت کیا ہے؟

عیسائیوں کے بنیادی عقائد

۱۔ انسان پیدائشی طور پر گناہگار ہے۔
۲۔ گناہ کی مزدوری موت ہے۔
۳۔ خدا نرا پیار ہے۔
۴۔ خدا نے اسی پیار میں گناہگاروں کے گناہ اپنے بیٹے پر ڈال دیا۔
۵۔ وہ بیٹا دوسروں کے گناہ دھونے کے لیے سولی چڑھا۔
۶۔ آخرت کی بادشاہت اب شریعت کی راہ سے نہیں خون مسیح کے واسطے سے ملے گی۔
۷۔ پیغمبروں کے لیے معصوم ضروری نہیں۔
۸۔ آسمانی کتابیں منسوخ نہیں ہوتی۔

انسان پیدائشی طور پر گناہگار ہے

آدم علیہ السلام نے شجرہ ممنوعہ کو چکھا اور سزا کے طور پر زمین میں آگئے۔ پھر یہ گناہ نسلاً بعد نسل ان کی اولاد پر بار رہا۔ یہاں تک کہ یسوع مسیح نے اس گناہ کی مزدوری ادا کی اور سولی کی موت قبول کی اس کے ذریعے ابن آدم اس گناہ سے نکلا۔

اسلام کہتا ہے ہر بچہ دین فطرت پر پیدا ہوتا ہے کل مولود یولد علی الفطرۃ پھر اس کے ماں باپ اسے کسی دوسرے مذہب پر ڈھالتے ہیں۔

آدم علیہ السلام کا شجرہ ممنوعہ کے قریب جانا ایک لغزش تھی۔ حقیقت میں گناہ نہ تھا۔ گو ظاہر صورت میں خدا کے حکم سے عدول ہوئی۔ یہ لغزش تھی اس پر قرآن شاہد ہے فازلہما الشیطان عنہا (البقرہ۔ آیت ۳۵) یہ زلت تھی زلت پھسلنے کو کہتے ہیں۔ اسے عصیٰ آدم ربہ کے ساتھ تطبیق دیتے ہوئے عصیٰ آدم کی تاویل یہ کی جائے گی کہ ظاہر صورت میں اس کا عمل حکم الٰہی سے حکم عدولی تھی۔ ہر قانون میں رعایت ملزم کو ملتی ہے شک کا فائدہ اسے ہی دیا جاتا ہے عصیٰ آدم ربہ کو فازلہما کے تحت کیا جائے گا نہ کہ فازلہما کو عصیٰ کے تحت

زلت کے اسباب

۱۔ قرب الٰہی کی مزید طلب
۲۔ زمین پر اترنے کا کھٹکا از روئے انی جاعل فی الارض خلیفۃ
۳۔ طلب صفات ملکہ
۴۔ خلود فی الجنۃ کی تمنا

گناہ اسے کہتے ہیں کہ نیتاً خدائی حکم کے خلاف کیا جائے۔ اگر شاگرد استاد کے منع کرنے کے باوجود اس کا جوتا اٹھا کر چلے تو اسے استاد کی محبت اور تعظیم کی انتہا تو کہا جاسکتا ہے استاد کی نافرمانی نہیں کیونکہ شاگرد کی نیت اس سے استاد سے دوری نہیں، مزید قرب کی طلب ہے۔ آدم علیہ السلام محبت خداوندی اور اس کی تلاش قرب میں اتنے کھوئے ہوئے تھے کہ محض اس کے حصول کے لیے وہ اس کے حکم کی حد کو پھلانگ گئے۔ سو یہ محض ظاہری صورت گناہ تھی۔ حقیقتہً خدا سے دوری کی نیت نہ تھی نہ اس کا خطرہ قلب آدم پر گزرا تھا۔

شیطان کی تقریر

"وقال ما نہٰکما ربکما عن ہٰذہ الشجرۃ
الا ان تکونا ملکین او تکونا من الخٰلدین ٥
وقاسمہما انی لکما لمن النٰصحین"

(پ الاعراف آیت ۲۰)

فرشتے قرب الٰہی کی جس منزل میں تھے آدم اسی میں رہنا چاہتے تھے۔ زمین میں جانا ان کے لیے گراں تھا شیطان نے انہیں کہا کہ آپ کو اس درخت کے قریب جانے سے اس لیے روکا ہے کہ جو اس درخت کا پھل چکھے وہ فرشتہ بن جاتا ہے۔ یا اسے جنت میں ہمیشہ کی زندگی ملتی ہے۔ اس طلب قرب میں وہ اس خطا کے مرتکب ہوئے۔ درخت کے قریب جاتے وقت انہیں پتہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے روکا ہوا ہے۔ لیکن وہ اسے نہی شفقت سمجھتے رہے۔

نوٹ:۔ آدم بھول گئے تھے فنسی ولم نجد لہ عزما (پ طٰہٰ رکوع ۶) نسی کا تعلق خدا کے اس قول سے ہے ان الشیطان لکما عدو مبین (الاعراف ۲۰) آپ اس بات پر یقین کر گئے انی لکما لمن الناصحین حالانکہ وہ عدو مبین تھا مگر آپ اسے بھول گئے

۲۔ درخت کا پھل کھاتے ہی اس کے طبعی اثرات ظاہر ہوئے۔ جس کے لیے جنت مناسب نہ تھی۔ اس کا تقاضا تھا کہ آپ جنت سے نکلیں سو جنت سے نکلنا اکل شجرہ کے طبعی تقاضا کے طور پر تھا۔ لیکن اس کی صورت سزا کی سی ہو گئی۔ اُدھر صرف لغزش صورت گناہ کی سی ہو گئی۔ اِدھر یہ اکل شجرہ کا طبعی اثر تھا صورت سزا کی سی ہو گئی۔ حضرت شاہ عبدالقادر محدث دہلوی نے بھی جنت کے لباس اترنے کے طبعی آثار میں سے لیا ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول فرمائی لیکن جنت میں نہ بلایا۔ معلوم ہوا۔ آدم کا زمین پر رہنا بطور سزا نہیں تھا ورنہ توبہ قبول کرنے کی تصریح نہ ہوتی۔ توبہ کی قبولیت معرض انتظار میں رہتی۔ ان کا زمین پر رہنا اس حکمت کے تحت تھا جس کی صراحت پہلے ہو چکی ہے۔

۴۔ حضرت آدم جنت سے نکلے حکم خداوندی کے تحت تھے۔ شیطان کی طرف سے نکالنے کی نسبت کما اخرج ابویکم من الجنۃ اسی طور پر ہے کہ وہ اس کا سبب بنا۔

۵۔ حضرت آدم کا یہ فعل صورۃً گناہ تھا۔ حقیقتاً گناہ نہ تھا۔ مگر جب عتاب خداوندی ہوا اس وقت انہوں نے اسے گناہ سمجھا اور اپنی بات پر نہ اڑے ولم نجد لہ عزما سے یہی مراد ہے کہ آپ نے اپنی بات پر اصرار نہ کیا۔ خدا کی بات کے آگے اپنی توجیہ نہ کی اور فوراً استغفار اور توبہ پر آ گئے۔

۶۔ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب آپ نبوت سے سرفراز نہ ہوئے تھے صرف آپ کی خلافت کا اعلان ہوا تھا۔ سو اس وقت کے اس عمل سے عصمت انبیا کے عقیدہ پر کوئی حرف نہیں آتا۔ قبل از نبوت انبیاء سے وہ کام تو نہیں ہوتے جن کے قبح پر عقل انسانی حکم لگائے۔ لیکن زلات اور خطیات آئندہ ملنے والی نبوت کے معارض نہیں۔

عصمت انبیاء کے دلائل

رسول اور نبی سے اگر گناہ صادر ہو تو ظاہر ہے کہ اطاعت کے اصول کے تحت وہ گناہ بھی اس وقت امت کے لیے واجب العمل ہوگا۔ اس پہلو سے وہ موجب رضائے الٰہی ہوگا۔ اور اس گناہ کا ہونا تقاضا کرتا ہے کہ وہ موجب ناراضگی خداوندی ہو۔ سو عصمت انبیاء کو تسلیم نہ کرنے سے اجتماع ضدین لازم آتا ہے اور جو چیز مستلزم محال ہو وہ خود محال ہوتی ہے۔ اور نہ ممکن من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ ما کان لنبی ان یغل (پ۴ آل عمران) نبی سے کسی قسم کی خیانت ہو ہی نہیں سکتی یہاں ما کان اس طرح ہے جیسے ما کان لکم ان تنبتوا شجرھا (پ۲۰)

عیسائی عقیدہ کہ خدا کے کلام میں نسخ جاری نہیں ہوتا

اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا:—

"تو اپنے بیٹے کو سوختنی قربانی کے طور پر چڑھا (پیدائش ۲۲:۲)

"تو اپنا ہاتھ لڑکے پر نہ چلا اور نہ اس سے کچھ کر کیونکہ اب میں جان گیا تو خدا سے ڈرتا ہے (آیت ۱۲)

پرانے عہد نامہ سے کیا یہ نسخ قبل العمل کی واضح مثال نہیں؟

نئے عہد نامے سے بعض احکام تورات کے نسخ کی دلیل بھی ملاحظہ کیجیے۔ انجیل متی باب ۵ آیت ۳۳ تا ۴۵ دیکھیے۔

"پھر تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا تھا کہ جھوٹی قسم نہ کھانا بلکہ اپنی قسمیں خداوند کے لیے پوری کرنا لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ بالکل قسم نہ کھانا...... تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا..... تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ اپنے پڑوسی سے محبت رکھو اور اپنے دشمن سے عداوت لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو۔ (کتاب مقدس نیا عہد نامہ ص۸ انجیل متی)

قرآن کریم میں ہے لا تبدیل لکلمات اللہ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص حکم الٰہی کو منسوخ نہیں کر سکتا خدا کے اوپر کسی کی بات نہیں۔ یہ مطلب نہیں کہ خدا خود بھی اپنی بات کو منسوخ نہیں کر سکتا وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون۔ سو لا تبدیل لکلمات اللہ کا معنی ہے "لا مبدل لکلماتہ" ما ننسخ من آیۃ او ننسھا نات بخیر منھا او مثلھا۔ اس کا تعلق قدرت الٰہی سے ہے۔ الم تعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر

تبدیل و تحریف کا مفہوم

یہ ہے کہ اصل باقی نہ رہے اگر اصل موجود محفوظ ہو تو بعض تحریف شدہ نسخوں سے وہ کتاب محرف نہیں ہوتی۔ کوئی انسانی ہاتھ کلام الٰہی کو محرف نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر اس کتاب سے خدائی ہاتھ اٹھ جائے۔ (اللہ تعالیٰ اسے منسوخ کر دیں) تو پھر اس میں انسانی ہاتھ اپنی مرضی چلا سکتے ہیں۔

کلام اور کتاب میں فرق

کلام الٰہی پر انسانی ہاتھ نہیں چل سکتا لیکن کتاب الٰہی کے لیے ایسی ضمانت نہیں۔ لا تبدیل لکلمات اللہ۔ کلام سے متعلق ہے کتاب سے نہیں۔ قرآن کریم کلام الٰہی ہے پھر کتاب الٰہی اور تورات ابتداء سے ہی کتاب الٰہی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے الواح میں پایا تھا۔ کتاب کی حفاظت ان کے علماء کے ذمے تھی۔ کلام میں ملفوظیت پہلے ہوتی ہے۔ اور نقوش کتابت بعد میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی نے کتاب اور کلام میں فرق کیا ہے (حجۃ الاسلام)

جاری ہے

عبد السلام ندوی

صحابی کی تعریف اور شناخت

عہدِ رسالت میں بہت سے بزرگوں نے مدتوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیض اٹھایا تھا۔ بہت سے بزرگوں نے آپ کے ساتھ متعدد غزوات میں شرکت کی تھی بہت سے بزرگوں نے آپ سے بکثرت احادیث کی روائتیں کی تھیں بہت سے بزرگوں نے مسلمان ہو کر سنِ بلوغ میں آپؐ کو دیکھا تھا۔ بہت سے بزرگوں نے آپ کو قبل اسلام تو دیکھا تھا لیکن بعد اسلام ان کو یہ شرف حاصل نہیں ہوا۔ بہت سے لوگ گو عہدِ رسالت میں موجود تھے لیکن ان کو آپ سے ملنے یا آپ کے دیکھنے کا موقع نہیں ملا، بہت سے لوگوں نے آپ کی زندگی میں تو آپ کو نہیں دیکھا لیکن آپ کی وفات کے بعد ان کو آپ کا دیدار نصیب ہوا، اور ان کے علاوہ بہت سے بچے تھے جو آپ کے مبارک عہد میں پیدا ہوئے اور صحابۂ کرامؓ نے حصولِ برکت کے لئے ان کو آپ کی خدمت میں حاضر کیا اور آپ نے ان کا نام رکھا اور ان کو دعا دی۔ اب سوال یہ ہے کہ ان مختلف الحیثیات بزرگوں میں کون لوگ ہیں جن پر لفظ صحابی کا اطلاق کیا جا سکتا ہے ؟ اور وہ صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس خطاب سے یاد کئے جا سکتے ہیں ؟

(۱) محدثین کی ایک جماعت اور جمہور اصولیین نے صحابی ہونے کے لئے یہ شرط لگائی ہے کہ اُس کو ایک مدت تک رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نشست و برخاست کا موقع ملا ہو۔ کیونکہ عرفِ عام میں جب یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص فلاں کا ساتھی یا رفیق ہے تو اس سے صرف یہی سمجھا جاتا ہے کہ اس نے ایک کافی زمانہ تک اس کی صُحبت اٹھائی ہے جو لوگ کسی شخص کو محض دور یا قریب سے دیکھ لیتے ہیں اور ان کو اس کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے اور بات چیت کرنے کا موقع نہیں ملتا ان کو عام طور پر اس کا رفیق یا ساتھی نہیں کہا جاتا قاضی ابو بکر محمد بن الطیب کا قول ہے کہ باتفاق اہلِ لغت صحابی صحبت سے مشتق ہے مگر صحبت کی کسی مخصوص مقدار سے مشتق نہیں بلکہ اس کا اطلاق ہر اس شخص پر ہو سکتا ہے جس نے کم یا زیادہ کسی کی صحبت اٹھائی ہو، اس لئے کہا جاتا ہے کہ میں نے ایک سال یا ایک مہینہ یا ایک دن یا ایک گھڑی تک ایک شخص کی صحبت اٹھائی۔ اس لئے صحبت کی تھوڑی یا زیادہ مقدار دونوں پر صحبت کا اطلاق ہو سکتا ہے لیکن اس کے ساتھ عرفاً صحابی صرف اُس شخص کو کہہ سکتے ہیں جس نے کسی کی طویل صحبت اٹھائی ہو۔ عرفاً اس شخص کو صحابی نہیں کہہ سکتے جس نے کسی سے ایک گھنٹہ کی ملاقات کی ہو۔ یا اس کے ساتھ چند قدم چلا ہو، یا اس سے کوئی حدیث سُنی ہو۔

بلکہ حضرت سعید بن مسیبؒ کے نزدیک صحابی صرف اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جس کو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دو ایک غزوات میں شرکت کا موقع ملا ہو اور کم از کم اس نے سال دو سال تک آپؐ کے ساتھ قیام کیا ہو۔

(۲) بعض لوگوں کے نزدیک صحابی صرف اس کو کہتے ہیں جس نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کی روایت کی ہو۔

(۳) بعض لوگوں کے نزدیک صحابی ہونے کے لئے صرف طویل صحبت کافی نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ اس نے آپؐ کی صحبت بغرض حصولِ علم و عمل اختیار کی ہے۔ چنانچہ علامہ سخاوی فتح المغیث میں لکھتے ہیں :

قال ابو الحسین فی المعتمد هو من طالت مجالسة له علی طريق التبع له والاخذ عنه اما من طالت بدون قصد الاتباع اولم تطل كالوا فدين فلا.

ابو الحسین نے معتمد میں کہا ہے کہ صحابی وہ ہے جس نے بطریق اتباع آپؐ کی طویل صحبت اٹھائی ہو اور آپؐ سے علم حاصل کیا ہو جن لوگوں نے اس کے بغیر آپ کی طویل صحبت اٹھائی یا اس مقصد کو تو پیشِ نظر رکھا لیکن طویل صحبت نہیں اٹھائی مثلاً وفود میں آنے والے لوگ تو وہ صحابی نہیں۔"

(۴) بعض لوگ ہر اُس مسلمان کو صحابی کہتے ہیں جس نے حالتِ بلوغ اور حالتِ صحتِ عقل میں آپ کو دیکھا ہے۔

(۵) بعض لوگوں کے نزدیک آپ کا دیکھنا بھی ضروری نہیں بلکہ ہر اُس مسلمان کو صحابی کہہ سکتے ہیں جو عہدِ رسالت میں موجود تھا۔ چنانچہ قاضی عبدالبر نے اپنی کتاب استیعاب میں اور ابن مندہ نے اپنی کتاب معرفۃ الصحابہ میں اسی شرط کی بنا پر صحابہ کے ساتھ بہت سے اُن لوگوں کا تذکرہ بھی کیا ہے جو آپ کے عہد میں موجود تھے مگر آپ کو دیکھا نہیں تھا، لیکن درحقیقت یہ لوگ صحابی نہ تھے بلکہ اس سے مقصود یہ تھا کہ اس زمانہ کے تمام لوگوں کے حالات کا استقصاء کر لیا جائے۔

(۶) محدثین کی ایک جماعت جس میں امام احمد، علی بن مدینی، اور امام بخاری بھی شامل ہیں صحابی کا خطاب صرف ان لوگوں کو دیتی ہے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالتِ اسلام میں دیکھا ہے، بلکہ آنکھوں سے دیکھنا بھی ضروری نہیں صرف آپ کی ملاقات کافی ہے مثلاً حضرت عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ اندھے تھے، اس لئے آپ کو آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے تھے لیکن بایں ہمہ ان کا شمار صحابہ میں ہے کیونکہ ان کو آپ کا شرفِ ملاقات حاصل تھا۔

ان لوگوں کا استدلال یہ ہے کہ لغت کے رو سے ہر اُس شخص کو صحابی کہہ سکتے ہیں جس نے زمانہ کی کسی ساعت میں ایک شخص کی صحبت اٹھائی ہے، امام احمد بن حنبل کا قول ہے کہ ہر وہ شخص جس نے ایک مہینہ یا ایک دن یا ایک منٹ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی یا آپ کو صرف دیکھا وہ صحابی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ جس مسلمان نے آپ کی صحبت اٹھائی یا آپ کو دیکھا وہ صحابی ہے۔

ان تمام اقوال سے ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ آپ کے عہدِ مبارک میں پیدا ہو کر سنِ بلوغ کو نہیں پہنچے وہ صحابی نہیں ہیں، چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی اصابہ میں لکھتے ہیں:

ذكر اولئك في الصحابة انما هو على سبيل الالحاق لغلبة الظن على انه صلى الله عليه وسلم راهم.

صحابہ میں ان بچوں کا ذکر بالکل الحاقی ہے کیونکہ ظنِ غالب یہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا ہوگا۔

لیکن بعض لوگوں کے نزدیک یہ لوگ بھی صحابہ کے گروہ میں داخل ہیں چنانچہ مولانا عبدالحی صاحب ظفر الامانی میں لکھتے ہیں:

والمرجح هو دخوله فيهم نعم حديثهم مرسل لكنه مرسل مقبول.

مرجح یہ ہے کہ یہ لوگ بھی صحابہ میں داخل ہیں البتہ ان کی حدیث مرسل ہے لیکن وہ مرسل مقبول ہے۔

اسی طرح جن لوگوں نے آپ کو بعد وفات دیکھا تھا وہ بھی صحابہؓ کی جماعت میں داخل نہیں چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی مقدمہ اصابہ میں لکھتے ہیں:

والراجح عدم الدخول.

قول راجح یہ ہے کہ یہ لوگ صحابی نہیں ہیں۔

جو مسلمان آپ کے زمانہ میں موجود تھے، لیکن ان کو آپ کا دیدار نصیب نہیں ہوا وہ بھی صحابی نہیں ہیں چنانچہ حضرت اویس قرنی اسی قسم کے بزرگ ہیں۔

جن لوگوں نے اسلام لانے سے پہلے آپ کو دیکھا تھا لیکن اسلام لانے کے بعد ان کو آپ کی زیارت نصیب نہیں ہوئی وہ بھی صحابی نہیں ہیں بلکہ ان کا شمار کبارِ تابعین میں ہے۔ اب ان اقوال کے مطابق صرف ان لوگوں کو صحابی کہا جا سکتا ہے،

(۱) جنہوں نے ایک مدت تک آپ کا شرفِ صحبت حاصل کیا ہے،

(۲) یا کم از کم ایک غزوہ میں آپ کے ساتھ شرکت کی ہے۔

(۳) یا آپ سے احادیث کی روایت کی ہے۔

(۴) یا آپ کی صحبت حصولِ علم و عمل کے لئے اختیار کی ہے۔

(۵) یا مسلمان ہو طفلے کے ساتھ آپ کو حالتِ بلوغ و حالتِ ثباتِ عقل میں دیکھا ہے۔ یا آپ سے ملاقات کی ہے۔

(۶) یا حالتِ اسلام میں محض آپ کو دیکھا ہے یا ملاقات کی ہے،

ان اقوال میں چھٹا یعنی آخری قول جمہور کے نزدیک سب سے زیادہ صحیح اور عام مسلمانوں میں مقبول ہے کیونکہ یہ اُن تمام صحابہ کو شامل ہے جن سے احادیث کی روایت کی جا سکتی ہے اور ان کو اُسوۂ حسنہ بنایا جا سکتا ہے، اس کے بعد پہلا یعنی اصولیین کا قول قابلِ اعتبار ہے، کیونکہ اُس سے اگرچہ بہت سے وہ صحابہ جنہوں نے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا، لیکن آپ کی فیضِ صحبت سے کافی زمانہ تک متمتع نہیں ہوئے تھے۔ صحابہؓ کی جماعت سے نکل جاتے ہیں، تاہم اس کے ذریعہ سے صحابیت کا ایک بلند معیار قائم ہوتا ہے اور تمام اکابرِ صحابہ اس میں شامل ہو جاتے ہیں، ان کے علاوہ اور تمام اقوال درجۂ اعتبار سے گرے ہوئے ہیں کیونکہ ان میں بعض اس قدر وسیع اور عام ہیں کہ عہدِ رسالت کا ہر مسلمان صحابہؓ کی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے اور بعض اس قدر محدود ہیں کہ بہت سے کبار صحابہ بھی صحابہ کے گروہ سے نکل جاتے ہیں، اس کے علاوہ فضیلت کا دارومدار صرف علم و عمل پر ہے، اصولیین نے صحابہ کی جماعت پر اخلاقی مسائل اور روایتِ حدیث کے لحاظ سے نظر ڈالی، اس لئے انہوں نے صرف اس شخص کو صحابی قرار دیا جس نے مدت تک آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شرفِ صحبت حاصل کیا۔ لیکن جمہور کے نزدیک صحابیت کا معیار صرف زہد و تقدس ہے اس لئے وہ ہر اس شخص کو صحابی کہتے ہیں جس نے حالتِ اسلام میں آپ کو دیکھا ہے یا آپ سے ملاقات کی ہے۔

صحابہؓ کی تعداد

صحابہؓ کے حالات میں جو کتابیں لکھی گئی ہیں۔ اُن

سے صحابہ کی تعداد کا صحیح پتہ لگانا سخت مشکل ہے۔ اور اس کو خود ان کتابوں کے مصنفین تسلیم کرتے ہیں، چنانچہ علامہ ابن اثیر جزری اسد الغابہ میں لکھتے ہیں:۔

ولو حفظوا ذلك الزمان فكانوا اضعاف من ذكره العلماء۔	اگر خود صحابہ اپنے زمانہ میں صحابہ کے نام محفوظ رکھتے تو ان کی تعداد اس سے کئی گنا زیادہ ہوتی جسکو علماء نے بیان کیا ہے۔

البتہ احادیث کی بعض تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہجرت کے بعد صحابہ کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا گیا، اور آپ کی وفات تک صحابہ کی ایک عظیم الشان جماعت تیار ہوگئی، چنانچہ صحیح بخاری میں ہے کہ ایک بار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا۔

اکتبوا لی من تلفظ بالاسلام من الناس۔	جو لوگ اسلام کا کلمہ پڑھتے ہیں مجھے ان کا نام لکھ کر دو۔

اور جب اس حکم کی تعمیل کی گئی تو پندرہ سو مسلمانوں کی فہرست مرتب ہوئی لیکن اس حدیث میں یہ تصریح نہیں ہے کہ یہ حکم کس موقع پر دیا گیا، اس لئے محدثین نے مختلف رائیں قائم کی ہیں، حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ غالباً یہ حکم اس وقت دیا گیا تھا جب صحابہؓ جنگ احد کے لئے جا رہے تھے، ابن تین کے نزدیک یہ حکم غزوۂ خندق میں دیا گیا تھا، داؤدی کے نزدیک یہ حدیبیہ کے زمانے کا واقعہ ہے اس کے بعد اس تعداد میں اور اضافہ ہوا، چنانچہ فتح مکہ میں دس ہزار صحابہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک جنگ ہوئے اور فتح مکہ کے بعد جب تمام عرب مسلمان ہوگیا تو یہ تعداد اضعافاً مضاعفہ ہوگئی غزوۂ حنین میں غلاموں اور عورتوں کے علاوہ بارہ ہزار اور غزوۂ تبوک میں ۳۰ ہزار مجاہد آپ کے ساتھ تھے، حجۃ الوداع میں جس کے ایک سال بعد آپ کا وصال ہوا، ۴۰ ہزار صحابہؓ شریک تھے غرض ۱۰ھ تک مکہ اور طائف میں کوئی شخص ایسا نہیں رہ گیا تھا جو مسلمان ہو کر حجۃ الوداع میں شریک نہ ہوا ہو، شرکائے حجۃ الوداع میں چار ہزار صحابہ کی مزید تعداد بھی شامل ہے۔ امام شافعی کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو ساٹھ ہزار مسلمان موجود تھے جن میں تیس ہزار خاص مدینہ میں اور تیس ہزار مدینہ سے باہر اور مقامات میں تھے ابوزرعہ رازی کا قول ہے کہ آپ کی وفات کے وقت جن لوگوں نے آپ کو دیکھا اور آپ سے حدیث سنی ان کی تعداد ایک لاکھ سے زائد تھی، جن میں مرد اور عورت دونوں شامل تھے، اور ان میں ہر ایک نے آپ سے روایت کی تھی، ابن فتحون نے ذیل استیعاب میں اس قول کو نقل کر کے لکھا ہے کہ ابوزرعہ نے یہ تعداد صرف ان لوگوں کی بتائی ہے جو رواۃ حدیث میں تھے، لیکن ان کے علاوہ صحابہؓ کی جو تعداد ہوگی وہ اس سے کہیں زیادہ ہوگی، بہرحال اکابر صحابہؓ کے نام اور ان کی تعداد اور ان کے حالات تو ہم کو صحیح طور پر معلوم ہیں لیکن ان کے علاوہ ہم اور صحابہ کی صحیح تعداد نہیں بتا سکتے، اسد الغابہ میں لکھا ہے کہ خود صحابہؓ کے زمانہ میں مشاغل دینیہ نے صحابہ کو یہ موقعہ نہ دیا کہ وہ اپنی تعداد کو محفوظ رکھیں۔ اس کے علاوہ اکثر صحابہؓ صحرا نشین بدوی تھے اس لئے ایسی حالت میں ان کا گمنام رہنا ضرور تھا۔

بقیہ: بزم ختم نبوت

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام کے قلعہ پاکستان سے اسلام دشمن، مسلمان دشمن اور پاکستان کے دشمن قادیانی مرتدوں کے مکمل خاتمہ کا احساس اور ذمہ داری سے نوازے آمین۔ قادیانیوں کو مرزا کے قادیان پر لعنت بھیجوا کر مسلمان بنالیں یا ان کا صفایا کریں یا ملک بدر کر دیں۔

(منظور الٰہی ملک، امیر مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ)

بقیہ: ملیشیا

ساتھ گھومتے پایا، لیکن کسی گیدڑ یا بلے کو ان پر حملہ کرتے نہیں دیکھا۔

یہ بات نہیں ہے کہ ملیشیا میں قتل نہیں ہوتے یا چوری نہیں ہوتی۔ چینیوں میں راتیم اور نشہ آور اشیاء کی وجہ سے انفرادی قتل ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن اجتماعی طور پر پولیس پی اے سی یا کوئی مخصوص مذہبی جماعت نسل کشی اور تاراجی پر مقرر نہیں ہے

چینیوں اور تامل باشندوں کی یہ خوش نصیبی ہے۔ کہ ریڈیو اور ٹی وی کے ایک چینل ان کے پروگراموں کے لئے مخصوص ہیں، انہیں یہ احساس نہیں ہوتا کہ انہیں اپنی تہذیب و عقائد سے منصوبہ بند طریقے سے الگ کئے جانے کی تو نئی سطح پر کوشش کی جا رہی ہے۔

دینی میدانوں میں کام کے بڑے مواقع ہیں۔ پابندیوں کے باوجود تبلیغی جماعت اپنا کام انجام دے رہی ہے۔ لیکن امارت اور جماعت کی ترجمانی اور دعوت کے لئے کسی دینی اور علمی شخصیت ہی کا کام کو آگے بڑھا سکتی ہے۔

بقیہ: طاعون اور مرزا

صاحب سے بھی میں نے مشورہ کر لیا ہے انکی بھی یہی رائے ہے۔ پھر جو حکم حضور کا ہو۔ والسّلام

حضور کی جوتیوں کا غلام عاجز محمد صادق عفی عنہ

۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء ـ

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میرے نزدیک یہ تجویز بہت مناسب ہے ۱۵ مئی ۱۹۰۳ء تک مدرسہ ضرور بند رہنا چاہیئے والسّلام

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ

ذکر حبیب صـ ۳۶۱ ، ۳۶۲

ان تمام حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ مرزا کی پیشگوئی جو قادیان کے طاعون سے محفوظ رہنے کے بارے میں کی گئی۔ بالکل جھوٹ کا پلندہ ثابت ہوئی اور مرزا جی جھوٹے ٹھہرے۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

آپ کے مسائل کا جواب

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

گجراتی رسم الخط میں قرآن کریم کی طباعت کا مسئلہ

محمد اشرف عبداللطیف

س: ہماری برادری میں گجراتی زبان کا رواج عام ہے یعنی لوگ زیادہ تر گجراتی زبان ہی میں لکھتے ہیں اور پڑھتے ہیں حتیٰ کہ قرآنی سورتیں مثلاً سورۃ یٰسین وغیرہ گجراتی زبان میں لکھ لیتے ہیں اور اس کی تلاوت کرتے ہیں ایک صاحب پورا قرآن شریف گجراتی میں چھپوانا چاہتے ہیں۔ یعنی اس کی زبان تو عربی ہو مگر اسکرپٹ یا حروف تہجی گجراتی ہوں۔ تو اس طرح قرآن شریف چھپوانا اور اس کی تلاوت کرنا شرعی نقطہ نظر سے کیسا ہے کیونکہ کچھ لوگوں نے اعتراض کیا ہے کہ اس طرح تلفظ میں فرق آنے کا احتمال ہے۔ لہٰذا آپ سے مودبانہ گزارش ہے کہ اس مسئلہ کا واضح جواب قرآن و سنت کی روشنی میں مرحمت فرما دیں۔ تاکہ اگر یہ جائز ہو تو ہم چھپوائیں۔ بہت سے لوگ عربی نہیں پڑھ سکتے لیکن یہی متن گجراتی حروف میں ہو تو با آسانی تلاوت کر سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ سورہ یٰسین، سورۃ رحمٰن اور دیگر دعائیں وغیرہ اسی طرح شائع ہو چکی ہیں یعنی حروف گجراتی اور متن عربی۔

ج: قرآن کریم کا رسم الخط متعین ہے۔ اس رسم الخط کو چھوڑ کر کسی دوسرے رسم الخط میں قرآن کریم چھاپنا جائز نہیں۔ واللہ اعلم

باڈی اسپرے اور الکوحل

س: آج کل باڈی اسپرے کا استعمال عام ہے۔ شاید آپ کو بھی معلوم ہوگا کہ اس اسپرے میں الکوحل مستعمل ہوتا ہے یعنی اس اسپرے پر لکھا بھی ہوتا ہے کہ اس میں الکوحل ہے۔ (معلوم نہیں کون سا الکوحل ہوتا ہے) آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ اس قسم کے اسپرے کا استعمال کیسا ہے کیا یہ وہی الکوحل ہے جو حرام ہے۔ یا کچھ اور چیز ہے۔ آپ کی تحقیق کیا ہے۔ اس کے استعمال سے کپڑا یا بدن ناپاک ہوگا یا نہیں

ج: مجھے اس کی تحقیق نہیں۔

نمازِ جمعہ کا مسئلہ

س: ہم جس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کا محل وقوع کچھ اس طرح ہے۔ کہ جگہ جگہ پر کچھ فاصلے پر پانچ پانچ چھ چھ گھروں کا ۱۰۔۵ گھروں یا کچھ زیادہ کم کا گاؤں ہوتا ہے۔ اس طرح یہ علاقہ ۵ مربع میل پر پھیلا ہوا ہے۔ اس طرح پورے علاقے میں مذکورہ جیسے گاؤں کا جال پھیلا ہوا ہے۔

پہلے تو ہمارے علاقہ میں کوئی جامع مسجد نہیں تھی۔ اور نہ کہیں جمعہ کی نماز پڑھی جاتی تھی پھر ۵، ۶ سال پہلے مشترکہ طور پر علاقہ کے عین وسط میں ایک قومی جامع مسجد بنائی گئی۔ جب سے جمعہ اور عیدین کی نماز پڑھی جاتی ہے۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ اس مسجد کی وجہ سے پورے علاقہ پر جمعہ کی نماز فرض ہو گئی۔ یا ان لوگوں پر صرف جو اس مسجد کے قریب ہیں۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ یہ قریب کتنا ہو ہم اس مسجد سے تقریباً ۴۰ منٹ (چالیس منٹ) کی مسافت پر رہتے ہیں۔ کیا ہم پر نماز جمعہ فرض ہے اگر ہم پر نماز جمعہ فرض ہے تو پھر یہ فرضیت اس جامع مسجد تک محدود ہے۔ یا ہم اپنے گھروں یا گاؤں کی مسجد میں بھی نماز جمعہ پڑھ سکتے ہیں۔ یعنی جب نماز جمعہ فرض ہو گئی جس علاقہ میں تو پھر ہر جگہ پڑھنا جائز ہو گیا۔ مفصل جواب تحریر فرمائیں

ج: کیا یہ پانچ میل میں پھیلی ہوئی آبادی ایک ہی شہر کہلاتے ہیں؟

غسل کا مسئلہ

س: رمضان المبارک کے مہینے میں دن کو کسی کو احتلام ہوا۔ روزہ کی وجہ سے ناک میں اوپر تک پانی نہیں ڈال سکتا اور نہ غرارہ کر سکتا ہے۔ بعد افطاری کے غرارہ کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا فرض ہے، واجب ہے یا مستحب ہے۔ اگر کسی نے افطاری کے بعد غرارہ اور ناک میں پانی نہیں ڈالا تو کیا اس کا غسل جو دن میں کیا ہوا تھا۔ کافی ہے۔

ج: غسل صحیح ہو گیا۔ افطاری کے بعد غرارہ کرنے یا ناک میں پانی چڑھانے کی ضرورت نہیں۔

حیض کی مدت

س: ایک عورت کو ہر مہینے چھ یا سات دن حیض رہتا ہے۔ لیکن کبھی کبھار ۵ دن گزرنے کے بعد جب صبح اٹھتی ہے۔ تو کوئی خون وغیرہ نہیں ہوتا۔ اس طرح وہ غسل کر لیتی ہے۔ لیکن غسل کرنے کے بعد پھر خون جاری ہو جاتا ہے۔ اسی طرح دوسرے دن بھی ہوتا ہے۔ ۲۵ گھنٹے کچھ نہیں ہوتا ہے۔ لیکن اس کے بعد پھر خون جاری ہو جاتا ہے۔ تو پوچھنا یہ ہے کہ جن دنوں میں وقفہ وقفہ سے جو خون آتا رہا یہ حیض میں شمار ہوگا یا استحاضہ میں۔ یعنی اگر کسی عورت ۲۵ گھنٹے یا کم و بیش وقت کے بعد پھر خون جاری ہو جائے تو وہ حیض شمار ہوگا یا نہیں۔ دوسرا ہر مہینے جو دن مقرر ہیں۔ اور ان مقررہ دنوں کے بعد ایسا ہو جائے تو پھر کیا حکم ہے۔

ج: مدت حیض یعنی دس دن کے اندر حیض ہی شمار ہوگا۔

فقہ حنفی کی مستند کتاب

س: ہم جانتے ہیں کہ بحیثیت حنفی ہونے کے ہمارے لیے اسلام کے ابتدائی ماخذ قرآن و حدیث اور کتب فقہ ہیں۔ اور فقہ کے معاملے میں علماء کی مساعی قابل تعریف ہیں۔ اور یقیناً وہ علماء قابل تحسین ہیں جنہوں نے قرآن و حدیث کی روشنی میں مسائل کو اخذ کیا۔ اور انہی کی کوششوں کی وجہ سے آج حنفی فقہ کئی ملکوں میں رائج ہے۔ آپ سے گزارش ہے براہ کرم مجھے فقہ حنفی کی مستند کتابوں کے نام تحریر کر دیں۔ تاکہ اگر کوئی مسائل کے سلسلے میں کسی کتاب کا حوالہ دے تو ہمیں پتہ چل جائے کہ واقعی وہ کتاب فقہ حنفی کی کتاب ہے یا نہیں۔

ج: مجھے آپ کی علمی استعداد معلوم ہوتی تو اس کے مطابق کتابوں کے نام لکھ دیتا۔ بہرحال، بہشتی زیور مستند کتاب ہے اس کی عبارت بھی آسان ہے

جائیداد دینے اور وراثت کا مسئلہ

س: صحت مند آدمی اپنی جائیداد کسی کو اپنی مرضی سے دے سکتا ہے۔؟

ج: دے سکتا ہے۔ مگر جس کو اس کو قبضہ دلا دے اور اگر وارثوں کو محروم کرنے کی نیت ہو تو گنہگار ہوگا۔

س: بیماری کی حالت میں جب آدمی اپنی زندگی سے مایوس ہو چکا ہو۔؟

ج: اس وقت جو جائیداد کسی کو دی جائے اس کا حکم وصیت کا ہے۔ تہائی مال کے اندر ہو تو۔۔ وارثوں کی رضا کے بغیر بھی وصیت کر سکتا ہے اگر تہائی مال سے زیادہ کی وصیت ہو تو وارثوں کی رضا پر موقوف ہے۔

دودھ کا مسئلہ

س: آج سے تقریباً ۱½ سال قبل میری شادی میری خالہ زاد سے ہوئی۔ جب کہ اس کے بڑے بھائی نے میرے ساتھ میری والدہ کا دودھ پیا تھا۔

ج: جس لڑکی سے آپ کی شادی ہوئی اس نے تو آپ کی والدہ کا دودھ نہیں پیا۔ اس کے بھائی نے پیا۔ اور یہ شادی کے جائز ہونے سے مانع نہیں۔

طلاق بائن

س: کچھ دن ہوئے میری بیوی والدہ صاحبہ سے لڑ کر اپنے میکے چلی گئی۔ اور اکثر وہ میری والدہ سے لڑ کر اپنے میکے چلی جاتی ہے۔ اس دفعہ میں اسے لینے کے لیے گیا تو اس نے میری والدہ صاحبہ کو میرے سامنے گالیاں دیں۔ تو میں نے وہاں پر اس کے والدین کے سامنے اس کو کہا کہ آج سے تم میرے اوپر حرام ہو۔ آپ براہ کرم اپنا قیمتی وقت نکال کر مجھے بتائیں کہ آیا اُسے طلاق ہو گئی ہے یا نہیں اگر ہو گئی ہے تو ٹھیک، اور اگر نہیں ہوئی تو میں اُسے طلاق دینا چاہتا ہوں۔ آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ وہ ۔۔ ماہ کی حاملہ بھی ہے۔

ج: "آج سے میرے اوپر حرام ہے" کے الفاظ سے ایک طلاق بائنہ ہو گئی۔ وضع حمل سے اس کی عدت پوری ہو جائے گی۔ اس کے بعد وہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔ اگر آپ کا غصہ اتر جائے تو آپ سے بھی دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔ عدت کے اندر بھی اور عدت کے بعد بھی۔

نشہ کی حالت میں طلاق

ایک خاتون:

س: مسئلہ یہ ہے کہ ایک رات میرے خاوند نے شراب کے نشے میں اور غصہ میں کہا جو الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔ کہ لوگ تین بار طلاق دیتے ہیں میں نے تجھے دس بار طلاق دی ہے طلاق طلاق، طلاق۔۔ آج سے تو میری ماں بیٹی ہے اور یہ خیال نہ کرنا کہ میں نشے میں ہوں بلکہ ہوش میں ہوں۔ لیکن وہ تھے نشے میں۔ اب میں بہت پریشان ہوں۔ آپ بتائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہیے میں دو بچوں کی ماں ہوں اور الگ رہنا بھی مشکل ہے۔ نہ میرے حالات اس قابل نہیں۔

ج: نشہ کی حالت میں دی گئی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ آپ کے شوہر نے آپ کو دس طلاقیں دیں۔ تین طلاقیں واقع ہو گئیں اور باقی اس کی گردن پر وبال دونوں ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے پر حرام ہو گئے۔ اور آئندہ بغیر شرعی حلالہ کے نکاح بھی نہیں ہو سکتا۔

رپورٹ منظور احمد الحسینی

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے وفد کا

دورہ افریقہ

ری یونین روانگی

ساڑھے تین بجے لوکھات صاحب اور دیگر احباب کی معیت میں ماریشس ایئرپورٹ روانہ ہوئے۔ عصر کی نماز مولانا عبدالحق کی مسجد میں ادا کی گئی۔ یہ مسجد ہوائی اڈے کی ملحقہ آبادی میں واقع ہے۔ جب ہم ایئر فرانس میں سوار ہوئے تو دو نوجوان ہمارے پاس آئے اور انہوں نے ہمارے نام حکومت ماریشس کا ایک خط پہنچایا۔ جس میں محکمہ امیگریشن نے یہ اطلاع دی کہ آئندہ پرمٹ کے بغیر آپ دونوں حضرات کا داخلہ ممنوع ہے۔ یہ پرواز ہماری کامیابی اور قادیانیوں کی بوکھلاہٹ کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

آدھے گھنٹے کی پرواز کے بعد ہم ری یونین پہنچ گئے۔ ہوائی اڈے پر ہم نے عصر کی نماز پڑھی۔ ری یونین کے کافی احباب ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ وہ ہمیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ نماز پڑھتے ہی ہم مولانا شاہ احمد صاحب کے ساتھ سینٹ لوئی روانہ ہو گئے۔ اور عشاء کی نماز سینٹ لوئی میں پڑھی۔ رات ہمارا قیام مولانا حسن اور حسین کے ہاں رہا۔ یہ دونوں حضرات جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن سے فارغ التحصیل ہیں۔ اور یہاں شب و روز دین کے پھیلانے میں مصروف ہیں۔

ری یونین فرانس کی مقبوضہ کالونی ہے۔ یہ ایک چھوٹا سا خوبصورت جزیرہ ہے۔ کل گولائی ساڑھے تین سو کلومیٹر ہے۔ کل آبادی ۵ لاکھ ہے جن میں مسلمانوں کی تعداد ۱۰، ۱۲ ہزار کے لگ بھگ ہے اور الحمد للہ سب خوشحال اور اہل حق ہیں۔ یہاں ۱۲ مساجد اور ۱۵ ابتدائی دینی مدارس کام کر رہے ہیں۔ جامعہ اسلامیہ "سینٹ پال" میں پچھلے سال پڑھائی شروع ہوئی ہے یہاں مکمل درس نظامی چلانے کا ارادہ ہے۔

> **ماریشس سے واپسی پر**
>
> **ہمیں پروانہ مل گیا کہ آئندہ**
>
> **بغیر پرمٹ ماریشس نہیں**
>
> **آسکتے، یہ تھی قادیانی شرارت**

یہاں علماء کی ایک تنظیم ہے۔ جس کا نام "المرکز الاسلامی" ہے۔ اس کے صدر مولانا سعید انگار رنگلو ہیں۔ جب کہ نائب صدر مولانا داؤد، مولانا اسمٰعیل اور مولانا مفتی محمد درگاہی ہیں۔ ناظم اعلیٰ مولانا اسحٰق گنگات اور خزانچی مولانا الطاف منصور ہیں۔

اس تنظیم کا مقصد مساجد، مدارس کا انتظام سنبھالنا، الجھے ہوئے عائلی اور دیگر عمومی مسائل کا حل کرنا ہے۔ اس تنظیم کے تحت ماہنامہ "الاسلام" فرانسیسی زبان میں سینٹ پیر سے نکلتا ہے۔

یہاں ہمارا قیام گیارہ دن رہا۔ ری یونین کے ان تمام شہروں جن میں مسلمانوں کی آبادی تھی۔ تقاریر کی گئیں اور بیانات ہوئے۔ سینٹ ڈی نس، سینٹ پیر، سینٹ جوزف، سینٹ لوئی، ٹامپیا، سینٹ آندرے، سینٹ بنوا کے علاوہ لپلین اور میلاؤس شہر بھی جانا ہوا۔ سینٹ پال میں ری یونین کے علماء کا ایک اہم اجلاس ہوا۔ جس مجلس تحفظ ختم نبوت کا تفصیلی تعارف اور مسئلہ ختم نبوت پر کام کی اہمیت علماء کرام کے سامنے رکھی گئی۔ تمام علماء کرام نے اس کام کو کرنے اور آگے بڑھانے کا وعدہ کیا۔ خصوصاً فرانسیسی زبان میں رد قادیانیت لٹریچر کا ترجمہ کر کے ان تمام ممالک میں پھیلانا جہاں قادیانیت کے جراثیم موجود ہیں۔

۲۸ جنوری ۸۵ء پونے تین بجے ایئر فرانس کے ذریعے "ختم نبوت" کا وفد ماریشس پہنچا۔ وہاں سے ایئر انڈیا کے سفر سے رات ایک بجے بمبئی وارد ہوا۔ اور ۲۹ جنوری صبح ساڑھے گیارہ بجے بذریعہ پی۔ آئی۔ اے وفد خیریت کراچی پہنچ گیا۔

نذر الحفیظ ندوی

ملائیشیا پر ایک نظر

پابندیوں کے باوجود تبلیغی جماعت اپنا کام انجام دے رہی ہے

ملیشیا اگرچہ ہندوستان کے بہت بعد آزادی حاصل کی ہے لیکن اس نے چند سالوں ہی میں غیر معمولی ترقی کی ہے۔ اس ترقی میں وہاں کی مضبوط اور طاقتور حکومت اور عوام کے تمام طبقات کے درمیان باہمی اشتراک و تعاون کو خاص دخل ہے۔ مسلمانوں اور چینیوں یا مسلمانوں اور غیر مسلموں کی تعداد نصف نصف ہے لیکن حکومت سیکولر ہونے کی وجہ سے منصفانہ طریقہ سے تمام باشندوں کے ساتھ معاملہ کرتی ہے۔ اس لئے فارغ البالی اور خوشحالی پائی جاتی ہے۔ امن و سکون کے ساتھ مسلمان اور غیر مسلم دونوں رہتے ہیں۔

اگرچہ حکومت میں اکثریت مسلمانوں کی ہے لیکن مسلمانوں کو شکایت ہوتی ہے۔ کہ غیر مسلموں کے مقابلہ میں ان کے ساتھ حکومت ناروا سلوک کرتی ہے۔ دعوتی کاموں پر حکومت پابندی عائد کرتی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس بات کا اعتراف کرنا پڑے گا کہ حکومت نے تعلیمی اداروں کے قائم کرنے غیر مسلموں کو پورا حق دے رکھا ہے۔ سرکاری مدارس میں غیر مسلموں کو اسلامی تعلیمات کے اوقات میں شرکت پر مجبور نہیں کیا جاتا اور نہ ہی نصاب تعلیم ایسا مرتب کیا گیا ہے۔ کہ جس سے اکثریت یا اقلیت کے جذبات مجروح یا متاثر ہوں یہاں تک کہ غیر مسلم اور مسلم بچوں اور بچیوں کے یونیفارم الگ الگ ہیں۔ چینی لڑکیاں تنگ اسکرٹ اور انڈرویر پہن کر اسکول جاتی ہیں جبکہ مسلم طالبات اسلامی پردے میں۔ آزادی کے بعد سے اب تک صرف ایک بار چینیوں اور مسلمانوں کے درمیان فرقہ وارانہ فساد ہوا تھا جسے حکومت نے سختی سے دبا دیا۔ اس البتہ جمہوری ملک میں حکومت اگر سیکولر ہونے کا اعلان کرتی ہے تو اس پر عمل کرتی ہے چنانچہ نصاب تعلیم اور سرکاری اداروں میں اس کے مظاہر پوری طرح دیکھنے میں آتے ہیں۔ عبادت گاہوں کی تعمیر کی پوری آزادی ہے جہاں شہروں اور دور دراز دیہاتوں میں بھی ایسے بڑے بڑے مندر نظر آتے ہیں جو ہندوستان [illegible] کم نظر ہوں گے۔ ہندوؤں کو غیر معمولی [illegible] مذہبی آزادی حاصل ہے۔

رشوت اور بدعنوانی اور کام چوری وبے پروائی کا وجود ملیشیا میں نہیں۔ اس لئے روٹین بھی نہیں ہے۔ اور تمام کام جلد انجام پا جاتے ہیں۔ ہمیں اس طویل سفر میں بارہا مقامی اور بعض اوقات طویل مسافت تک فون کرنے کی ضرورت پیش آئی لیکن کبھی کوئی فون خراب نہیں ملا اور بلا تاخیر رابطہ قائم ہو گیا۔ صفائی ستھرائی، نظم و ضبط کی پابندی تو مثالی ہے۔ ہر کام سکون و اطمینان سے انجام دیا جاتا ہے اس پورے سفر میں کہیں بھی ہم نے کسی کو غصہ سے لڑتے یا بات کرتے نہیں دیکھا۔ ایک بار کوالالمپور کی ایک سڑک پر شور و شغب سنائی دیا۔ غور سے دیکھا تو یہ ہمارے ہندوستانی بھائی تھے۔ جو بے فکری سے اچھل کود رہے تھے۔

تعلیم کا رواج عام ہے۔ اس لئے پچاسی ۸۵ سے نوے فی صدی تک تعلیم کا تناسب ہے۔ غالباً یہی تنہا وہ ملک ہے جس کا پڑھا لکھا اور ذہین طبقہ اپنے ہی ملک میں موجود ہے اور وہ کہیں باہر زیادہ تنخواہ کی لالچ میں کام نہیں کر رہا ہے۔

نوجوان نسل میں دینداری ادھر دس سال میں بہت تیزی سے آئی ہے۔ اسے مزید پروان چڑھانے کے لئے مختلف جماعتیں اپنے اپنے اسلوب سے کام کر رہی ہیں۔ ان کے اندر انتشار و پراگندگی نہیں اور نہ وہ ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالتی ہیں۔ سیاسی تعلیمی، دینی اور صنعتی و سماجی میدانوں میں یہ جماعتیں کام کر رہی ہیں۔

غیر مسلموں میں بڑی خاموشی سے کام ہو رہا ہے۔ لیکن اس سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ خود غیر مسلموں میں اسلام قبول کرنے کا رجحان ترقی کر رہا ہے۔ سب سے زیادہ چینیوں میں اس کے بعد ہندوؤں میں۔

امن و امان ملیشیا میں عام ہے۔ سیکڑوں میل اور برستے ہوئے پانی میں راتوں کو ہمارا سفر کار اور بس کے ذریعہ جنگلوں کے درمیان سے ہوا لیکن کوئی ڈاکو تو کیا کوئی درندہ جانور حتیٰ کہ سانپ تک نظر نہیں آئے ہم نے آبادیوں سے دور ربڑ کے باغات اور پام آئل کے گھنے درختوں کے درمیان ایک دو گھر دیکھے، لیکن کیا مجال کہ ان کی جان و مال اور عزت و آبرو کو کوئی خطرہ لاحق ہو حتیٰ کہ ہم نے گھنے جنگلوں میں مرغیوں اور ریوڑوں کو آزادی سے

باقی ص ۱۰ پر

منظور احمد الحسینی

طاعون اور مرزا کی قلابازیاں

قادیاں پر طاعون کا حملہ

موجودہ بیسویں صدی کے آغاز میں برصغیر کے کافی علاقوں میں بمشیت ایزدی جب طاعون کی وباء پھوٹ پڑی، تو ان دنوں مرزا قادیانی نے طاعون کے بارے میں پیشگوئی کی۔ ویسے تو مرزا جی کی تمام پیشگوئیاں جھوٹی نکلی ہیں لیکن طاعون کے بارے میں انہوں نے خوب قلابازیاں کھائی ہیں۔ پہلے کہا کہ قادیان، طاعون کی تباہی سے محفوظ رہیگا پھر کہا میری چار دیواری میں طاعون داخل نہیں ہوگا، کبھی کہا میرے پیروکار محفوظ رہیں گے نہ ماننے والے طاعون کا شکار ہو جائیں گے۔ کبھی اسطرح سے گڑبڑا کر کہا کہ طاعون اسوقت تک دور نہ ہوگا جب تک لوگ خدا کے فرستادہ اور رسول کو نہ مان لیں۔ ہم ترتیب وار اس پیشگوئی کے چاروں اجزاء پر بحث کریں گے۔

جزء اول مرزائے قادیان، قادیان کے طاعون سے محفوظ رہنے کے بارے میں لکھتے ہیں۔

(۱) "اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھیگا......
قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ (نعوذ باللہ۔ ناقل) قادیان میں تھا۔
(دافع البلاء ص۵)

(۲) "طاعون دنیا میں گو... بہتر برس تک رہے قادیان اسکی خوفناک تباہی سے محفوظ رہے گا کیوں کہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے"
(دافع البلاء ص۱۰)

(۳) "جس گاؤں میں تو ہے خدا اسے طاعون سے یا اسکی آفات لاتحفر سے بچا لیگا"
(ایام الصلح ص۵۹)

(۴) "اگرچہ طاعون تمام بلاد اسلامیہ پر اپنا پرپیچ اثر ڈالے گی مگر قادیان یقیناً یقیناً اس کی دست برد سے محفوظ رہے گا"
(اخبار الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۲ء)

(۵) نیز مرزا کا الہام ہے وہ لکھتے ہیں:۔
"ماکان اللہ لیعذبھم وانت فیھم انہ اوی القریۃ
خدا ایسا نہیں کہ قادیان کے لوگوں کو (طاعون) کا عذاب دے۔ حالانکہ تو ان میں رہتا ہے وہ (خدا) اس گاؤں (قادیان) کو طاعون کی دست برد اور اس کی تباہی سے بچالے گا" (تذکرہ مصنفہ مرزا غلام احمد طبع سوم
(ص ۴۲۱۔ ۴۲۲)

مرزا جی کی اس پیشگوئی اور الہام کا انجام کیا ہوا؟ کیا قادیان طاعون سے محفوظ رہا؟ ہرگز نہیں قصبہ قادیان تباہ ہو گیا، سینکڑوں آدمی طاعون کی نذر ہو گئے۔ صرف مارچ اور اپریل ۱۹۰۴ء میں ۳۱۳ اموات ہوئیں۔ قادیان کی آبادی ان دنوں اٹھائیس سو نفوس پر مشتمل تھی۔ طاعون نے قادیان میں خوب صفائی کی۔ لوگ گھبرا کر گاؤں چھوڑ گئے تھے اور تمام قصبہ سنسان ہو گیا خود مرزا غلام احمد اس حقیقت کا یوں اعتراف کرتے ہیں:۔

"طاعون کے دنوں میں جبکہ قادیان میں طاعون زوروں پر تھا۔ میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا"
(حقیقۃ الوحی ص۸۴، ۸۵ مصنفہ ۲۵۳)

۱۹۰۲ میں قادیان میں طاعون زوروں پر تھا اور اس کی شدت میں کمی نہ آتی اور وہ برابر کام کرتا رہا۔ مارچ ۱۹۰۲ء میں قادیانی اخبار البلاد کے ایڈیٹر اور قادیانیوں کے مفتی محمد صادق کے بیٹے کو خواب میں چیل نظر آتی جسکی تعبیر جب مرزا غلام احمد سے لی گئی تو ان کو قادیان میں طاعون پھیلنے کا دوبارہ زبردست خطرہ محسوس ہوا۔ خط اور اسکا جواب ملاحظہ ہو

خط نمبر ۲۲ ۔ حضرت اقدس

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرے لڑکے محمد منظور نے ایک خواب دیکھا ہے کہ "ایک چیل ہمارے مکان کے صحن میں بیٹھی ہے۔ اور ایک اس کے ساتھ اور ہے۔ اور مجھے گیت سناتی ہے پھر وہ ایک کیڑا بن کر زمین میں گھس گئی پھر باہر نکلی اور مجھے پنجہ مارنا چاہا۔ میں نے کہا میں تم کو روٹی دونگا۔ تب اس نے پنجہ نہ مارا اور میں نے اس کو روٹی دیدی۔ تب ہم نے اس کے خوف سے مکان بدل لیا تو وہ چیل وہاں بھی آگئی۔ اور کہنے لگی کہ میں سب شہروں اور گلیوں سے واقف ہوں۔ مگر تم مجھ سے نہ ڈرو تم کو کچھ نہ کہوں گی۔ مجھے روٹی دے دیا کرو۔"

یہ لڑکے کا بیان ہے۔ اس کی تعبیر سے مطلع فرمائیں اگر غلام جیلانی والے مکان کے متعلق کچھ فیصلہ نہیں ہوا تو میں فی الحال وہیں لے لوں۔ کیونکہ اس کی ہوا اس کی نسبت جس میں ہم رہتے ہیں بہتر معلوم ہوتی ہے۔ وہ کرایہ کے متعلق تو اب تنگ نہیں کرتے۔ مگر اسمیں ہوا اور روشنی نہیں ہے۔ جیسا حضور فرماویں۔ حضور کی جوتیوں کا غلام عاجز محمد صادق ۲۸ اپریل ۱۹۰۳ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

چیل سے مراد تو طاعون ہی معلوم ہوتی ہے۔ معبرین نے چیل سے مراد فرشتہ ملک الموت لکھا ہے کہ جو شکار کرکے آسمان کی طرف اڑ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ خیر رکھے ایسا نہ ہو۔ کہ قادیان میں پھر طاعون پھیل جائے۔ مکان کا بدلا لینا ضروری ہے۔ والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ۔

(ذکر حبیب ص ۳۵۴، ۳۵۵۔ مصنفہ)
مفتی محمد صادق قادیانی

اپریل ۱۹۰۴ء میں طاعون نے جب قادیان میں پھر زور پکڑا تو قادیان کا سکول طاعون کی وجہ سے اسکول بند کر دیا گیا۔ اسکول کے بند کرنے کے سلسلے میں البدر کے ایڈیٹر مفتی محمد صادق کے دو خط ملاحظہ ہوں۔ جوانہوں نے مرزا غلام احمد کو لکھے ہے۔

خط نمبر ۲۳

"قادیان کے اکثر حصوں سے مدرسہ میں طلباء جمع ہوتے ہیں۔ اور دن بھر خلط ملط رہتا ہے۔ چونکہ گاؤں کے بعض حصوں میں بیماری کا زور ہے اسواسطے اگر حضور مناسب خیال فرماویں تو میرا خیال ہے کہ مدرسہ ایک ہفتہ کے لئے بند کر دیا جاوے۔ والسلام۔ حضور کی جوتیوں کا غلام عاجز محمد صادق عفی عنہ ۲۹ مارچ ۱۹۰۴ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میرے نزدیک تو مناسب ہے کہ دس روز تک انکو رخصت دیجاوے۔ امید ہے کہ دس روز تک اپریل ۱۹۰۴ء تک تغیر موسم ہو جائیگا۔ اور اس عرصہ انشاء اللہ تعالیٰ طاعون نابود ہو جاتے گی واللہ اعلم۔ خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ۔

— طاعون ہی طاعون۔ چھٹیاں ہی چھٹیاں

خط نمبر ۲۴

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت اقدس۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ گذشتہ تجویز کے مطابق مدرسہ یکم مئی کو کھلنا چاہیے۔ مگر تا حال شہر کی صورت ایسی نظر نہیں آتی کہ لڑکوں کو واپس بلانا مناسب ہو۔ اس واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ مدرسہ کچھ دن کیلئے اور بند کیا جاتے اور ابھی سے اس امر کی اطلاع طلباء کو بذریعہ ڈاک کر دی جاتے ورنہ دو تین روز تک طلباء واپس آنے شروع ہو جائیں گے۔ بعد اس کے شہر میں بالکل امن ہو جائیگا۔ تین چار روز مدرسہ کی صفائی وغیرہ کے واسطے بھی مطلوب ہوں گے۔ لہذا مناسب معلوم ہوا کہ مدرسہ ۱۵ مئی تک اور بند کیا جاتے اور طلباء کو اطلاع کر دی جاتے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور مولوی محمد علی

باقی ص ۱۰ پر

حضرت بنوریؒ کا ایک خواب

شوال ۱۳۹۴ھ میں لندن کے قیام کے دوران خواب دیکھا کہ ایک بہت بڑا وسیع مکان ہے گویا ختم نبوت کا دفتر ہے۔ بہت سے لوگوں کا مجمع ہے۔ میں ایک طرف جا کر سفید چادر جس طرح کہ احرام کی چادر ہو۔ باندھ رہا ہوں۔ بدن کا اوپر کا حصہ برہنہ ہے۔ کوئی چادر یا کپڑا نہیں، اتنے میں حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، اسی ہیئت میں کہ احرام والی سفید چادر کی لنگی باندھی ہوئی ہے اور اوپر کا بدن مبارک بغیر کپڑے کے ہے۔ میرے داہنے کندھے کی جانب سے تشریف لائے، اور آتے ہی مجھ سے چمٹ گئے۔ پہلا جملہ یہ ارشاد فرمایا "واہ میرے پھول" پھر دیر تک معانقہ فرمایا، میں خواب ہی کی حالت میں خیال کرتا ہوں کہ مبارکباد کے لئے تشریف لائے ہیں۔ ان ہی منامات کی حیثیت مبشرات کی ہے، اس سے زیادہ ان کی کوئی شرعی حیثیت نہیں، بہر حال قادیانی ناسور کے علاج سے نہ صرف زندہ بزرگوں کو مسرت ہوئی بلکہ جو حضرات دنیا سے تشریف لے گئے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ انھیں بھی اس سے بے حد و پایاں خوشی ہو۔ فالحمد للہ۔

بزمِ ختم نبوت

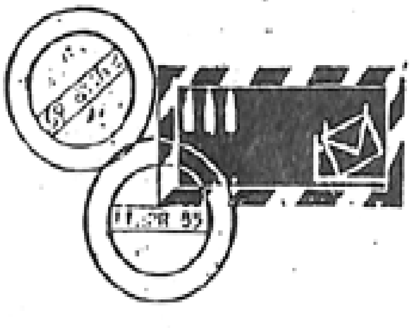

مانچسٹر انگلینڈ

ہفت روزہ ختم نبوت برابر موصول ہو رہا ہے شکریہ!
تازے شمارے دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔ صوری و معنوی دونوں طور پر یہ رسالہ بہت خوب ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں کو قبول فرمائے اور دین قیم کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مکرمی! کچھ عرصہ سے یہاں کے اخبارات میں قادیانیت کے موضوع پر نہایت گرما گرم بحث کا بازار گرم ہے۔ قادیانی گروہ نت نئے طریقے اپنا کر اپنی پبلسٹی کرانے کے ساتھ ساتھ.. مسلمانوں کے متفقہ و مسلمہ عقائد سے بھی کھیلنے کی مذموم کوششوں میں مصروف ہیں۔ آئے دن مسلمان علماء و عوام کو طنز و تشنیع کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ کبھی مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کو صحیح ثابت کرنے کی سر توڑ کوشش کرتے ہیں تو کبھی اسے مسیح موعود اور مجدد امت کے القابات سے نوازا جاتا ہے۔ ان حالات کو سامنے رکھ کر یہاں کے علماء و عوام نے بھی ان کا مقابلہ کرنے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔

(محمد اقبال زگوتی۔ انگلینڈ)

چیئرمین بلدیہ ربوہ کے نام

بخدمت جناب چیئرمین بلدیہ ربوہ

گزارش ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کی طرف سے آپ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ اگست [illegible] کو بلدیہ کے ممبران کا جو اجلاس ہو رہا ہے اس کے ایجنڈے میں ہمارے اس مطالبہ کو شامل کیا جائے کہ "ربوہ کا نام تبدیل کر کے صدیق آباد" رکھا جائے۔

ربوہ کا نام تبدیل کر کے صدیق آباد رکھ کر وفاقی اور صوبائی گورنمنٹ اور ضلعی انتظامیہ کو مطلع کیا جائے کہ مقامی ٹاؤن کمیٹی کے چیئرمین اور مسلم ممبران کو کوئی اعتراض نہ رہے۔

اور گورنمنٹ سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ باقاعدہ طور پر اعلان کرے کہ ربوہ کا نام تبدیل کر کے صدیق آباد رکھ دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ آپ یہ اہم کام ضرور کر کے امت مسلمہ کے دل جیت لیں گے۔ اور آپ کے لیے یہ کام کوئی مشکل نہیں ہے۔ اس لیے کہ تمام ممبران مسلمان ہیں۔ مرزائیوں کے علاوہ کوئی محب وطن اور حضور ختمی مرتبت ﷺ کا غلام مخالفت نہیں کرے گا۔

مطالبہ (۲): ربوہ میں جگہ جگہ اہم چوکوں پر وفاقی شرعی عدالت پاکستان کے شاندار فیصلہ کا خلاصہ "مرزا غلام احمد قادیانی دھوکہ باز بے ایمان اور کافر تھا" کے خوبصورت بورڈ بنوا کر شہر میں لگائے جائیں۔ اور ایک بڑا بورڈ ٹاؤن کمیٹی کے دفتر پر لگا ہونا چاہیے۔

مطالبہ (۳): ربوہ میں سڑکوں کے نام بھی تبدیل کر کے مسلمان قائدین کے نام پر رکھے جائیں۔ مثلاً اقصیٰ روڈ کا نام امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری روڈ رکھا جائے۔ گوٹ وساوا کو جانے والی سڑک کا نام بخاری روڈ رکھا جائے۔

ریلوے روڈ کا نام شہدائے ختم نبوت روڈ اور چوک کا نام شہدائے ختم نبوت چوک رکھا جائے۔ مسلم کالونی کو جانے والی سڑک کا نام مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمود روڈ رکھا جائے۔ محلہ روڈ کا نام بنوری روڈ رکھا جائے۔ اسی طرح تمام پارکوں اور محلوں کے نام تبدیل کر کے مسلمان اکابرین کے نام سے مشہور کیے جائیں۔

اور دفتر ٹاؤن کمیٹی میں جو قادیانی ملازم ہیں انہیں نکال کر مسلمان عملہ کو تعینات کیا جائے۔ نیز مسلمان عملہ کو تحفظ فراہم کیا جائے۔

اللہ رب العزت آپ کو ان مطالبات کو منظور کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(قاری شبیر احمد عثمانی۔ ربوہ)

ویلز یو۔کے سے قاری محمد اسماعیل کا مکتوب

برطانیہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی تنظیمی لائن پر کام کرنے کے لیے اندرون انگلستان کچھ ساتھی سوچ رہے ہیں ہم ویلز والگ ملک میں رہتے ہیں، لیکن ہمارا تعاون ان کے ساتھ ہے۔ تفاصیل کا علم نہیں۔ باقی ہم ان شاء اللہ جتنا تعاون ہو سکے گا کرنے کے لیے تیار ہیں۔ یہاں کئی پرانے حضرات رہتے ہیں۔ مجلس کے دفتر کے لیے عمارت اور مبلغین کا لندن میں ہونا انتہائی ضروری ہے۔ یا پھر بریڈفورڈ یا برمنگھم میں لیکن گلاسگو بندہ کے خیال میں بہت دور جگہ

ہے جو کہ مناسب نہیں ہے۔ رسالہ کے لیے کوشش جاری ہے۔
(قاری محمد اسماعیل رشید، ریڈبوکے)

ٹرینیڈاڈ ویسٹ انڈیز

مجھے آپ کے رسالے "ہفت روزہ ختم نبوت" باقاعدگی سے موصول ہو رہے ہیں۔ حال ہی میں مجھے شمارہ ۷ اور شمارہ ۸ ملے رسالے دیکھتے ہی میرا دل باغ باغ ہو گیا۔ مجھے پڑھ کر میری طرف سے دلی مبارک باد قبول ہو۔ شمارہ ۴۴ میں مضمون "تم ہمارے ہم تمہارے ہو گئے" بہت پسند آیا میری طرف سے جناب حافظ محمد حنیف صاحب کو مبارکباد دیجیے۔

یہ خبر سن کر مجھے دلی افسوس ہوا کہ میرپور خاص میں قادیانیوں نے ایک مسلمان کو شہید کر دیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم جان محمد ولد عبداللہ زرداری کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور اس کے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

میری طرف سے آپ کو اور تمام ممبران کو "عید مبارک"
یہاں ٹرینیڈاڈ میں ہم نے جمعرات کو یعنی ۲۰ جون ۱۹۸۵ء کو منائی۔ اس واقعہ پر پاکستان کونسل جنرل اصلاح نجیب علی نے اخبار میں ایک بیان دیا جس کا تراشہ آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں۔

جناب باوا صاحب، میری سمجھ میں نہیں آتا کہ پاکستانی حکومت نے ایک غیر ملکی کو کیوں کونسل جنرل بنایا ہوا ہے یہ شخص حاجی ہے لیکن داڑھی نہیں رکھی۔ یہ شخص پاکستانی ہے غیر ملکی۔ میں اس کے متعلق حکومت پاکستان سے معلوم کرنا چاہتا ہوں اگر غیر ملکی ہے تو کیوں نہ کسی پاکستانی کو کونسل جنرل مقرر کیا گیا یہاں کئی پاکستانی ہیں جو کہ اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔

کراچی کے حالات معلوم کر کے بہت دکھ ہوا۔ اب بھی چند لوگ ہیں جنہوں نے پاکستان کو قبول نہیں کیا اور افتراق پھیلانے میں مصروف ہیں۔ جب کہ پاکستان میں کوئی بھی شخص سندھی، پنجابی، مہاجر اور پٹھان نہیں بلکہ مسلمان اور پاکستانی ہیں پھر کیوں انتشار؟

(محمد اسمٰعیل ناخدا، ویسٹ انڈیز)

آپ اس عظیم فتنہ کے خلاف جہاد کر رہے ہیں

آپ کی طرف سے مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہفت روزہ رسالہ "ختم نبوت" باقاعدگی سے موصول ہو رہا ہے بھیجنے کا بہت بہت شکریہ۔ اس دفعہ ایک چھوٹا سا کتابچہ بعنوان "قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین" بھی موصول ہوا ہے۔ جو کہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب کا لکھا ہوا ہے اس کے پڑھنے سے یہاں پر بہت سارے مسلمان خصوصاً پاکستانی مسلمان مستفیض ہوں گے۔ اللہ آپ سب کو اس نیک کام کا اجر دے

مرزائیت اتنا بڑا فتنہ ہے کہ تمام پاکستانیوں کو اس کا علم نہیں ہے۔ حالانکہ میں پاکستان رہ کر اس کو میں اتنا نہ جانتا تھا۔ جتنا کہ غیر ممالک میں جا کر احساس کرتا ہے۔ مثلاً نائیجیریا ہی کو لیجیے۔ یہاں پر مرزائی تبلیغ کے نام پر گندہ کاروبار کر رہے ہیں۔ مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت ایسے وقت میں کیا جب کہ برصغیر میں انگریز کی حکمرانی تھی۔ اگر اسلامی دور حکومت میں دعویٰ کرتا تو مرتد قرار دے کر گردن اڑا دی جاتی جس طرح مسیلمہ کذاب کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تہ تیغ کیا تھا۔ اب جب کہ الحمد للہ مسلمانوں کی حکومت ہے۔ اور اللہ کے فضل سے آزاد ملک پاکستان ہمیں اللہ کا دین نافذ کرنے کے لیے عطا ہوا۔ تو لوگ جو کہ غلامی میں رہ کر پست ذہن ہو گئے تھے۔ وہ ان کافروں کو پہچان نہ سکے۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ پاکستان میں اللہ کے ایسے بندے ہیں جو کہ اس فتنہ عظیم کے خلاف جہاد کر رہے ہیں۔ آپ کے یہ رسالے ہم تمام پاکستانیوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ تاکہ سب مسلمانوں کو ان کافروں کے بارے میں صحیح علم ہو اللہ آپ سب کی عمر دراز کرے (آمین) تاکہ آپ لوگ یہ جہاد جاری رکھ سکیں۔ آپ کی ان کتابوں کی وجہ سے بہت سے مسلمان ان بدبختوں کو اب جاننے لگے ہیں۔ آپ کی اس تحریک سے لاکھوں مسلمانوں کو اپنے عقیدے درست رکھنے میں مدد مل رہی ہے

(ڈاکٹر شجاعت حسین، نائیجیریا)

صدر پاکستان اور وزیر اعظم جونیجو کے نام ملک منظور الٰہی کا کھلا خط!

جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب صدر پاکستان اور جناب وزیر اعظم محمد خان جونیجو صاحب!

السلام علیکم کے بعد عرض ہے کہ ہم ختم نبوت والے پاکستان کے محافظ ہیں اور علامہ سید محمد انور شاہ کاشمیری، علامہ ڈاکٹر محمد اقبال، پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریف، مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا ثناء اللہ امرتسری اور کفایت حسین جیسے تمام مکاتب فکر کے اکابر علماء کی طرح قادیانی مرتد ٹولہ کی اسلام اور ملت اسلامیہ دشمن ٹیکنیک، طریقہ ہائے واردات اور سازشوں کے واقف اور ایکسپرٹ ہیں۔ اس لیے میں نے گذشتہ چار ماہ میں بیسیوں تار، خطوط اور قادیانیوں کے بارے میں لٹریچر آپ کو روانہ کیا تا کہ آپ کی توجہ مولانا محمد اسلم قریشی مبلغ ختم نبوت سیالکوٹ کے نازک ترین مذہبی کیس کی طرف دلائی جائے۔ اور اس سلسلہ میں زبانی گفتگو کرنے کے لیے ملاقات کا وقت دیا جائے۔ مگر آپ نے ابھی تک ۱۰ ـ ۱۵ منٹ کی ملاقات کا وقت نہیں دیا۔ فون پر بھی بات کرنے کی کوشش کی گئی مگر آپ کے اہل کاروں نے بات نہیں کرائی۔ اس اہم کیس پر مرزائی اور مرزائی نوازوں کے سوا تمام مسلمان، اللہ تعالیٰ اور نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے ناراض ہیں۔ دیگر اسلامی دنیا بھی بے چین ہے۔ اور مرزائی جنرل محمد ضیاء الحق کو غیر ملکی طاقتوں کا ایجنٹ تحریر کر رہے ہیں اور اسلامی حکومتوں کو جنرل صاحب کی حکومت کے خلاف کارروائی کرنے کی اپیل کی جا رہی ہے لہٰذا اگر اب بھی اگر مولانا اسلم قریشی کے کیس کو حل کرتے اور قادیانی مرتدوں کو پھانسی نہ دی گئی اور اس اہم ترین مذہبی کیس کی طرف توجہ دلانے کے لیے ایک دو ہفتہ میں ملاقات کا موقعہ نہ دیا گیا۔ تو ہمیں ڈر ہے کہ مرزا طاہر لندن میں بیٹھ کر کی جاتی والی سازشوں کی بنا پر پاکستان میں قادیانی مرتد ٹولہ ایک نہ ایک دن افغانستان کے حالات پیدا کر دے گا۔ تا کہ ان کے الہامی عقیدے اکھنڈ ہندوستان کی تکمیل ہو سکے

باقی ص ۱۰ پر۔

الشیخ محمد الغزالی
ترجمہ سید حسنین ندوی

یہودیوں اور عیسائیوں سے قادیانیت کا تعلق

متعدد اہم علمی کتابوں کے مصنف شیخ محمد الغزالی کا مقالہ ہے جو وزارت اوقاف و حج مکہ مکرمہ کے آرگن التضامن الاسلامی میں شائع ہوا ہے۔ یہ ایک بصیرت افروز تفصیلی مقالہ ہے اور اس کا صرف وہ حصہ یہاں درج کیا جا رہا ہے جو قادیانیت سے متعلق ہے۔ یہاں اس بات کی وضاحت کر دینا مناسب ہے کہ ہندوستان میں اس فتنہ کی پیدائش کے پس منظر انگریزوں کی شاطرانہ چال کارفرما رہی ہے۔ اس نے مسلمانوں کے جوش و خروش اور ان کی جدوجہد کو سرد کرنے کے لئے ایک نیا "نبی" گھڑ لیا جو اس جدوجہد اور اس قسم کی کوشش کو بھی اسلام کے خلاف قرار دے۔ اس نے نہ صرف یہ کام کیا بلکہ اپنے تئیں انگریزوں کی پوری پوری وفاداری کی، ان کے والد نے ۱۸۵۷ء کے کشت و خون میں حکومت برطانیہ کا تعاون کیا۔ امید ہے کہ قارئین اس پس منظر میں اس خطرناک فتنہ کو اس مقالہ کی روشنی میں سمجھ سکیں گے۔

(ادارہ)

یہ ایک حقیقت ہے کہ ہماری تہذیب کی علمبردار یورپین اقوام کو مذہب سے کوئی خاص دلچسپی نہیں اور خدایا مذہب سے ان کا تعلق محض رسمی نوعیت کا ہے یہی وجہ ہے کہ ان کی تمام دینی تقریبات ہفتہ کی اجتماعی عبادتیں اور مختلف موقعوں سے منایا جانے والا مذہبی تہوار تفریح طبع اور لہو و لعب کا اجتماعی موقع ہوتا ہے۔

اور اتفاق سے یہی وہ لوگ ہیں جن کی جھولی میں مسلمانوں کی علمی کاوشوں کا ثمرہ آ ٹپکا جس نے ان کی معاشی اور تہذیبی زندگی میں زبردست انقلاب برپا کر دیا۔ اس انقلاب کے نتیجہ میں ان میں شرافت اور ثقافت کا اعلیٰ شعور بھی کسی حد تک بیدار ہوا لیکن پھر بھی اس مادی سوسائٹی کی بڑی اکثریت کے انانیت کے معیار کو حسین ڈائیلاگ اور فیشن ایبل لباس سے آگے نہ بڑھا سکی البتہ اس کے پس پردہ اس نے قتل، اغوا، غصب، اخلاقی انارکی، وطن پرستی اور زر پرستی کا جو عالمی ریکارڈ قائم کیا ہے وہ یقیناً لافانی اثر ہے۔

اس پست طرز عمل کے باوجود انہوں نے بین الاقوامی سطح پر تبلیغی مشنریوں کا زبردست اہتمام کیا ہے اور اس راہ میں خطیر رقم صرف کر رہے ہیں جبکہ انہیں اس سے کوئی مطلب نہیں کہ خود یورپ میں ان کی قوم و نسل مذہب پرست بن رہی ہے یا مذہب بیزار، مگر ایشیا اور افریقہ میں مذہب کی تبلیغ کے لئے کافی گرم جوش نظر آتے ہیں اور اس کے لئے کسی بھی ذریعہ کو اختیار کرنے سے گریز نہیں کرتے لیکن حقیقت یہ ہے کہ مذہب، تبلیغ، فلاحی ادارے یہ سب محض فریب ہے دراصل یہ اس کے درپردہ اپنے سامراجی منصوبے کا اہم حصہ تھا ایک مشکل اور دشوار کن امر تھا لیکن اس مشکل کو آسان بنانے کے لئے انہوں نے جو طریقہ کار اپنایا اس سے ان کے وہ منصوبے بے نقاب ہو جاتے ہیں جسے انہوں نے تبلیغی مشن، فلاحی ادارے، ادب اور کلچر کے دبیز پردوں میں چھپا رکھا ہے۔

فلسطین میں "صلاحیہ کالج" کے نام سے ایک مسلم ادارہ تھا جہاں مسلم مبلغین کو دعوت و ارشاد کی تربیت دی جاتی تھی، برطانیہ نے اس علاقہ پر کنٹرول کے بعد اس کی اس حیثیت کو یکسر تبدیل کر دیا، اس موقع سے کالج کی مختصر تاریخ ایک مغربی میگزین میں چھپی ہے جسے یہاں ہم نقل کر رہے ہیں۔

صلاح الدین ایوبی کالج

حرم شریف سے سینکڑوں میٹر دور ایک مشہور مقام "حتہ" جس کے شمال میں یہ کالج واقع ہے۔ اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ کالج اسلامی مدرسہ کی شکل میں پہلے سے موجود تھا لیکن اس کی نسبت صلاح الدین ایوبی کی طرف بھی کی جانے لگی جبکہ صلاح الدین ایوبی نے فقہ شافعی کے ایما پر اسے فقہ شافعی کے مدرسہ میں تبدیل کر دیا اور پھر ایک طویل دور گزرا جس میں کبھی یہ نصاریٰ کے ہاتھ میں رہا اور کبھی مسلمانوں کے ہاتھ میں آیا تاآنکہ ۱۹۱۷ء میں ترکی قائد جمال پاشا نے اسے خالص تبلیغی ادارہ میں تبدیل کر دیا۔ تاکہ عالم اسلام کے لئے داعی و مبلغین تیار کیے جا سکیں اور اس کالج کو "صلاح الدین ایوبی کالج" کا نام دیا

اس وقت سے یہ کالج "صلاحیہ کالج" کے نام سے مشہور ہو گیا لیکن ماہ دسمبر ۱۹۱۷ء میں اس علاقہ میں انگریزی فوج کے داخلہ کے بعد یہ کالج اپنے اصل آقا فرانسیسیوں کی طرف لوٹا دیا گیا اور اب یہ رومن کیتھولک عیسائیوں کا خالص مذہبی مدرسہ ہے۔

یہ بیان تاریخ کو بدل دینے کے مترادف ہے۔ اس طرح کہ یہ مدرسہ پہلے نصرانیت کی تعلیم کا مرکز تھا ترک نے اسے تعلیمی ادارہ میں تبدیل کر دیا اور پھر جب اس علاقہ کا نظام کار انگریزوں کے ساتھ میں آیا تو انہوں نے اسے عیسائی مشنری کا ادارہ بنا کر اس کے اصل مستحق فرانسیسیوں کو سونپ دیا جنہوں نے عرب کے مغربی علاقوں میں اپنے ناسپاہ قبضے کے دوران عیسائیت کا اثر و نفوذ بڑھانے میں زبردست رول ادا کیا تھا۔

نیز اس ادارہ کو فرانسیسیوں کی طرف لوٹا دیئے جانے کی جو تعبیر ہے اس سے واضح طور پر سامراجی منصوبوں کا پتہ چلتا ہے اس طور پر کہ وسطی ایشیا، مصر اور شمالی افریقہ یہ سب کے سب رومن امپائر کا حصہ تھے اور اب وہ وقت آ گیا ہے کہ انہیں پھر سے اپنے اصل کی طرف لوٹا دیا جائے۔

چنانچہ برطانیہ نے مصر میں مسلمانوں کو ان کے دین، مذہب اور تاریخ سے بیگانہ بنانے کے لئے زبردست کوششیں کیں اور فلسطین میں اس نے نصرانی "صلاحیہ کالج" کی حیثیت کو تبدیل کر دینے پر اکتفا کیا تاکہ فلسطین سے اسلامی داعی و مبلغین کا سلسلہ منقطع ہو جائے بلکہ ایسے فرقوں، تنظیموں اور افراد کی بھی سرپرستی کی جو مذہبی تفریق، تشتت، دینی انتشار اور پراگندہ خیالی کا ذریعہ بنیں اور مملکت اسرائیل کے قیام کے لئے حالات زیادہ سے زیادہ سازگار ہو جائیں جو ان سامراجیوں کے منصوبے کا اہم حصہ تھا۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے اولاً بہائیہ کی حوصلہ افزائی کی اس کے سرغنہ عباس عبد البہاء کو اپنے سایۂ عاطفت میں رکھ کر انہیں مادی اور ہر سطح پر زبردست قدر و منزلت عطا کی اور عکہ کو تمام عالم اسلام میں پھیلے ہوئے بہائیوں کے لئے کعبہ قرار دے کر انہیں فلسطین سے روحانی طور پر مربوط کر کے صہیونیوں کے ساتھ ان کا تعلق استوار کر دیا تاکہ ان دونوں کے تعاون سے انہیں اپنے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کا موقع مل سکے۔ لیکن جب یہی کافی نہیں ہوا تو ایک دوسرے فرقہ قادیانی کو فلسطین لایا گیا تاکہ اسلامی شیرازہ بکھیرنے اور یہودی اسٹیٹ کے قیام کی راہیں جلد سے جلد ہموار کرنے میں مدد ملے کیونکہ اس فرقہ کا سرغنہ غلام احمد بھی شروع سے ہی ہندوستان میں سامراجی آقاؤں کا آلۂ کار رہا تھا۔

اس مقام پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ دو سال قبل جب یوگنڈا کا میرا سفر ہوا تو وہاں حکومت کے اہم مقام پر قادیانیوں کو فائز پایا۔

یہ محض اللہ کا فضل ہے کہ انگریز سامراجیوں کے اقتدار کے خاتمے کے ساتھ ساتھ یوگنڈا سے ان کے ایجنٹ قادیانیوں کا بھی خاتمہ ہو گیا لیکن فلسطین میں باوجود اس کے کہ یہودی اسٹیٹ کا قیام عمل میں آیا قادیانی اب بھی وہاں سرگرم عمل ہیں تاکہ فلسطین سے اسلام اور مسلمانوں کے نقوش ہمیشہ کے لئے مٹا دیئے جائیں چنانچہ وہ میگزین جس سے ہم نے بدنصیب صلاحیہ کالج کی خبر نقل کی ہے اس نے مملکت اسرائیل میں قادیانیوں کے سرگرمیوں کا تذکرہ کچھ اس انداز سے کیا ہے جیسے اس کی نشو و نما بالکل فطری طور پر ہوئی ہو چنانچہ اس نے لکھا:

"شیخ جلال الدین شمس پہلے شخص تھے جو جماعت احمدیہ کے خلیفہ ثانی کی جانب سے مشرق وسطیٰ میں تشریف لائے جن کے بعد حضرت زین العابدین استاذ تاریخ مذاہب صلاح الدین ایوبی کالج کی مساعی قابل ستائش ہیں۔ انہوں نے اپنی سرگرمیوں کا مرکز ابتداءً دمشق (شام) کو بنایا لیکن مسلم علماء کی شدید مخالفت کے باعث حیفا (فلسطین) منتقل ہو گئے جس پر حکومت فرانس کا ایماء شامل تھا۔

اس طرح حیفا میں اس جماعت کی بنیاد پڑی اور اس کے داعیوں کی مسلسل کوششوں کے نتیجہ میں حیفا سے متصل علاقہ کبابیر جو کہ جبل کرمل پر واقع ہے اس کی اکثریت نے احمدیت کو قبول کر لیا چنانچہ ۱۹۳۱ء میں یہاں ایک تبلیغی مرکز کا قیام عمل میں آیا اس کے دوسرے سال ایک مسجد تعمیر کی گئی جو اب تک موجود ہے۔ پھر ۱۹۳۴ء میں "مطبع احمدیہ" کے نام سے ایک پریس قائم کیا گیا اور ایک میگزین "البشریٰ" کا اجراء عمل میں آیا، جو کہ مشرق وسطیٰ میں واحد قادیانی رسالہ ہے اور اب بھی اسرائیل سے شائع ہو رہا ہے۔

نیز کبابیر میں "مدرسہ احمدیہ" کے نام سے طلباء و طالبات کے لئے ایک مدرسہ بھی قائم کیا گیا جس میں طلبہ طالبات کو تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ تعلیم بالغان کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

کبابیر کا یہ قادیانی مرکز ابتداً تمام مشرق وسطیٰ میں قادیانی سرگرمیوں کا مرکز تھا لیکن ۱۹۴۸ء میں مملکت اسرائیل کے قیام کے بعد اس کی تمام تر سرگرمیاں مملکت اسرائیل تک محدود ہو گئیں، البتہ ۱۹۶۷ء کی چھ روزہ جنگ کے بعد سے مغربی علاقہ اور غزہ کی پٹی میں اس علاقہ کی سرگرمیاں بحال ہو گئیں جو کہ اب اسرائیل کا حصہ ہے۔ آج اس علاقہ میں قادیانیوں کی بڑی تعداد بستی ہے اور یہ بات قابل ذکر ہے کہ قادیانی جماعت کو مملکت اسرائیل میں مکمل آزادی ہے یہودی قوم و حکومت دونوں ہی کی نظر میں ان کی بڑی قدر و منزلت ہے، اس وقت قادیانی مرکز کے صدارت و بشیر الدین عبید اللہ ہیں جن کا انتخاب مقامی باشندوں پر مشتمل مجلس ادارہ کے ذریعہ عمل میں آیا ہے۔ اس کے علاوہ یہاں "جمعیۃ خدام الاحمدیہ" کے نام سے ایک تنظیم بھی قائم ہے جو جوانوں میں کام کرتی ہے اور "لجنۃ اماء اللہ" کے نام سے ایک عورتوں کی تنظیم بھی قائم ہے جو عورتوں میں کام کرتی ہے۔"

مذکورہ حقائق کی روشنی میں یہ بات مکمل طور پر واضح ہو جاتی ہے کہ بہائی اور قادیانی یہ دو (لڑی) نومولود جماعتیں عالمی سامراج کی دست نگر ہیں جو اسلام کے لبادہ میں سامراجی آقا کی خدمت انجام دے رہی ہیں ان کا طریق کار جدا ہے لیکن مقصد ایک ـــــــ!

(بشکریہ پندرہ روزہ قرطاس و قلم حیدرآباد دکن، انڈیا)
رد قادیانیت نمبر ۲۵ مارچ ۱۹۸۴ء

ختمِ نبوت

باپ نے نبوت کا دعویٰ کیا، بیٹے نے حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے دعویٰ واپس لے لیا

کراچی (ختم نبوت رپورٹ) امریکہ میں ایک شخص جارجیا میں موز ٹیکنک تھا۔ اور اس نے امریکہ میں مرزا غلام
"محمد" (جس کا اصل نام الائجا پول تھا) نبوت کا دعویٰ کیا احمد قادیانی کی طرح اسلام کے نام پر عجیب و غریب اعتقادات
اور مرزا قادیانی کی طرح سیاہ فام امریکیوں کی ایک تنظیم۔ کو پھیلانے کی کوشش کرتا رہا۔ اس کا کہنا تھا کہ خدا خود
"بلیک مسلم موومنٹ" کے نام سے بنا ڈالی۔ یہ شخص ریاست

(باقی صـ۲۴ پر)

قادیانیوں نے اپنی فرضی مظلومیت کے قصے دھر اکر مغربی جرمنی میں سیاسی پناہ لینا شروع کر دی

اسرائیل کے بعد اب مغربی جرمنی نے بھی قادیانیوں کو مراعات دینا شروع کر دیں مجلس نے وہاں کے مسلمانوں کی اپیل پر لٹریچر بھیج دیا

لندن (نمائندہ ختم نبوت) قادیانیوں نے مغربی جرمنی میں سیاسی پناہ لینا شروع کر دی ہے وہاں سے پہنچنے والی اطلاعات کے مطابق مرزائی پارٹی خود کو مظلوم ثابت کر رہے ہیں۔ سیاسی پناہ کی درخواست میں باقاعدہ حکومت پاکستان کے خلاف زہر اگلتے ہیں اور پاکستان میں اپنی فرضی مظلومیت کے واقعات گھڑ کر سیاسی پناہ حاصل کر لینے کے علاوہ وہاں کی حکومت سے مراعات بھی حاصل کر رہے ہیں۔ مغربی جرمنی وہ ملک ہے جس کے یہودیوں کا نام نہاد سلطنت اسرائیل کے ساتھ قریبی روابط اور تعلقات ہیں اسلام اور مسلم دشمنی میں یہ دونوں ملک پیش پیش ہیں یہی وجہ ہے کہ جس طرح اسرائیل قادیانیوں کو پناہ دینے کے علاوہ ملازمتوں وغیرہ میں مراعات دے رہا ہے۔ اسی طرح مغربی جرمنی نے بھی اب اسرائیل کے نقش قدم پر چلنا شروع کر دیا ہے اور قادیانیوں کو سیاسی پناہ کے ساتھ ساتھ ملازمتوں وغیرہ میں مراعات دینا شروع کر دی ہیں۔ مغربی جرمنی کے مسلمانوں نے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان سے اپیل کی ہے کہ وہ تردید قادیانیت پر مبنی لٹریچر فوری طور پر ارسال کرے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی دفتر نے اطلاع ملتے ہی لٹریچر روانہ کر دیا ہے۔

فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ

ایک مرزائی کا عبرتناک انجام

رپورٹ: حافظ خلیل احمد رانا نمائندہ ختم نبوت کروڑ

عید کے بعد راقم اپنے گاؤں قصبہ روڈ ضلع خوشاب گیا تو وہاں دو واقعات سننے میں آئے تحقیق کی گئی تو وہ صحیح ثابت ہوئے۔ پہلا واقعہ آدھی کوٹ ضلع خوشاب کے نزدیک ایک چک ہے جہاں امام الدین نامی ایک قادیانی رہتا تھا ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں وہ دباؤ کے تحت مسلمان ہو گیا بعد میں مرتد ہو گیا لیکن مسلمانوں سے ملتا تو اپنے کو مسلمان ظاہر کرتا تھا اس کے قادیانیوں سے روابط بھی دستور تھے گزشتہ دنوں وہ مر گیا اس کے خاندان والوں نے جو مسلمان تھے اور کے دالوں نے جو مسلمان ہیں اپنے تعلقات کی بنا پر تدفین کے لیے ایک صوفی صاحب کو بلایا۔ صوفی صاحب کا کہنا ہے کہ جب اسے قبر میں اتارا گیا تو میں اس کے سر کی جانب تھا میں نے اس کا چہرہ بیت اللہ شریف کی طرف کر دیا اچانک ایک جھٹکا لگا اور اس کا چہرہ مشرق کی طرف مڑ گیا، دوبارہ پھر میں نے اس کا چہرہ بیت اللہ شریف کی طرف کیا گردن کو اسی طرح جھٹکا لگا اور چہرہ پھر مشرق کی طرف مڑ گیا تیسری مرتبہ پھر میں نے وہی عمل کیا اور جھٹکے کے ساتھ تیسری مرتبہ پھر اس کا چہرہ مشرق کی طرف ہو گیا اس کے بعد میں نے اس کو اسی حالت میں چھوڑ دیا۔ صوفی صاحب نے بتایا کہ اس چشم دید واقعہ کے بعد میں سمجھا کہ یہ شخص ظاہری طور پر اسلام کا نام لیتا تھا اور اس نے قادیانیت ترک نہیں کی تھی۔ قادیانیوں کو اس واقعے سے عبرت پکڑنی چاہیے۔

(دوسرا واقعہ صفحہ ۲۳ پر دیکھیے)

نارووال ضلع سیالکوٹ کے ایک قادیانی گوگی بدمعاش کی طرف سے مسلمانان پاکستان کی غیرت ایمانی کو چیلنج

نارووال سے ہمارے نمائندے نے اطلاع دی ہے کہ یہاں ایک قادیانی بدمعاش جو اپنے کو گوگی بادشاہ کہلواتا ہے مسلمانوں کے خلاف انتہائی دل آزار حرکتیں کر رہا ہے اس کا ایک بھائی ہے جس نے پولیتھین کے تھیلے بنانے کا کارخانہ لگایا ہوا ہے اور جس کا اداروں کی انتظامیہ پر خاصا اثر ہے اس کارخانے میں زیادہ تر غریب مسلمان ملازم ہیں ہمارے نمائندے کو اس کے بارے میں جو تفصیلات معلوم ہوئی ہیں ان کے مطابق اس کارخانہ دار کا بھائی گوگی بدمعاش ان غریب مسلمانوں کے گھروں میں گھس کر ان کی پردہ دار خواتین اور بچیوں کی بے حرمتی کرتا رہتا ہے کئی مسلمان لڑکیوں کو وہ بدمعاش اغوا کر کے لے گیا اور ان کی زبردستی آبروریزی بھی کی۔ بعض لڑکیوں کے ساتھ اس نے زبردستی شادی رچائی اور پھر انہیں گھر سے نکال دیا اگر کوئی غریب ملازم اس صریح ظلم و زیادتی کے خلاف احتجاج کرتا یا ملازمت سے الگ ہونے کی کوشش کرتا ہے تو انہیں قتل کی دھمکیاں دیتا ہے۔ گوگی نامی یہ قادیانی بدمعاش نارووال سے ڈیڑھ میل کی مسافت پر تھیوں والی میں رہتا ہے۔ کئی مرتبہ اس ظلم و ستم کے خلاف آواز بلند کی گئی لیکن پولیس اس کے بااثر کارخانہ دار بھائی کی وجہ سے اس پر ہاتھ ڈالنے کے لیے تیار نہیں ہے۔ اس کی زیادتیوں کا منہ بولتا ثبوت یہ بھی ہے کہ مقامی ریزیڈنٹ مجسٹریٹ کی ہدایت پر اس کے خلاف غنڈہ گردی کا پرچہ ہو چکا ہے چند روز قبل مذکورہ قادیانی بدمعاش اپنے مسلح ساتھیوں کے ہمراہ حسن کھنزادہ کے بس اڈے پر پہنچا اور وہاں زبردست فائرنگ کر کے مسلمانوں میں خوف و ہراس پھیلایا اور مسلمانوں کو یہ کہہ کر للکارتا رہا کہ "او پرانے نبی کے ماننے والو میدان میں نکلو۔ کئی مسلمان دکان دار جن کے چہرے پر سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھی وہ ان کے سامنے ننگا ناچ کرتا رہا اور سنت رسول کا کھلم کھلا مذاق اڑاتا رہا۔ دیہات کے نہتے اور بے بس مسلمان مقامی پولیس کی پشت پناہی کی وجہ سے تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح توہین اور گستاخی پر خون کے گھونٹ پی کر رہ گئے۔ رپورٹ کے مطابق وہ قادیانی بدمعاش وہاں کے مقامی مسلمان باشندوں سے فصل کٹوانے کے لیے زبردستی بیگار لیتا ہے گزشتہ دنوں ایک بوڑھا مسلمان لاہور سے اپنی آنکھوں کا اپریشن کرا کے وہاں پہنچا تو اسے بیگار لینے کے لیے پکڑ لیا اور اس سے کہا کہ وہ میری فصل کٹوائے اس غریب بوڑھے نے اس کی ہزار منتیں کیں کہ میں اپنی آنکھوں کا اپریشن کرا کے آیا ہوں فصل کاٹنے سے معذور ہوں لیکن اس نے ایک نہ سنی اور اس غریب بوڑھے کو اتنا مارا کہ اس کا اپریشن بیکار ہو گیا۔ نارووال کے علاقے میں اس قادیانی بدمعاش نے اپنی بلا شرکت غیرے خود مختار اسٹیٹ قائم کر رکھی ہے۔ بلکہ وہاں کی انتظامیہ کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ علاوہ ازیں اس علاقے میں یہ بات عام مشہور ہے کہ مرزا طاہر کی ہدایت پر اسی قادیانی بدمعاش نے مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا کر کے شہید کیا ہے۔ اس قادیانی بدمعاش

ایک قادیانی کی قبر پر آگ کے گرز برستے رہے

یہ واقعہ اگرچہ پرانا ہے لیکن مذکورہ بالا دونوں واقعات کی مناسبت سے تیسرا واقعہ بھی قارئین ختم نبوت کی خدمت میں پیش کرنا مناسب سمجھتا ہوں اس واقعہ کا تعلق بھی قصبہ روڈہ ضلع خوشاب سے ہے یہاں ایک شخص جس کا نام حاجی محمد تھا وہ متعصب قادیانی تھا اس کی زبان پہ مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح سوائے گالیوں اور مغلظات کے کچھ نہیں تھا ہر وقت علماء کو گالیاں بکنا اور مسلمانوں کو مغلظات سنانا اس کی عادت تھی وہ مرگیا تو اسے مرزائیوں کے گورستان میں دبا دیا گیا وہاں سے تھوڑے سے فاصلے پر بسوں کا اڈا ہے جب رات کی تاریکی پھیلنے لگی تو اس کی "قبر" پر آگ کے گرز برسنے لگے جوں جوں رات کی تاریکی بڑھتی گئی آگ کی روشنی اور گرزوں میں اضافہ ہوتا گیا جب یہ خبر علاقہ میں پہنچی تو ہزاروں افراد ایک قادیانی پر خدائی عذاب کا منظر دیکھنے کے لیے بسوں کے اڈے پر پہنچ گئے جو اس واقعہ کے عینی شاہد ہیں یہ واقعہ بھی قادیانیوں کے لیے عبرت ہے جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوڑ کر مرزا غلام احمد قادیانی جیسے دجال اور کذاب کو اپنا نبی مانتے ہیں۔

مولانا طفیل ارشد کو قادیانیوں کی طرف سے قتل اور بخاری مسجد کو بم سے اڑانے کی دھمکی

کنری (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا طفیل ارشد نے ایک بیان کہا ہے کہ کنری شہر کے قادیانی جماعت پر پابندی کے بعد دوبارہ قانون اور صدر کے آرڈیننس کی خلاف ورزی کھلم کھلا کر رہے ہیں۔ وہ اپنے سینوں کلمہ طیبہ کے بیج لگا کر جلوس کی صورت میں گھوم رہے ہیں۔ جس سے مسلمانان کنری میں غم و غصہ اور اشتعال پھیل رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی جماعت کے کارندے راتوں کو ملک و قوم کے خلاف خفیہ اجلاس کرتے ہیں۔ اور شہر میں غلط افواہیں پھیلا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے مجھے قتل اور بخاری مسجد کو بم سے اڑانے کی دھمکی دی ہے۔ انہوں نے ایس پی تھرپارکر اور ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ ان عناصر کی اشتعال انگیزیوں پر پابندی لگا کر ان کو فی الفور گرفتار کیا جائے بصورت دیگر نقص امن عامہ کی ذمہ داری قادیانیوں اور انتظامیہ پر عائد ہوگی۔

کے بارے میں جو رول خراش رپورٹیں مل رہی ہیں اور جس طرح وہ کھلم کھلا سرکار دو عالم آقائے نامدار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کر رہا ہے یہ صرف نارووال کے مسلمانوں کی جانہیں بلکہ پورے پاکستان کے مسلمانوں اور شمع رسالت کے پروانوں کی غیرت ایمانی کے لیے ایک کھلا چیلنج ہے۔ اگر مذکورہ بدمعاش کو مسلمان پردہ دار خواتین کی بے حرمتی اور آبروریزی کرنے کے علاوہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلم کھلا توہین کرنے پر عبرتناک سزا نہ دی گئی تو پھر کوئی طاقت نہیں جو مسلمانوں کے سیلاب کو نارووال کی طرف بڑھنے سے روک سکے۔

نارووال سے دوبارہ آمدہ اطلاع کے مطابق اس قادیانی بدمعاش کو گرفتار کیا گیا لیکن چند روز بعد وہ ضمانت پر رہا کر دیا گیا رہائی کے بعد وہ اپنے نامعلوم ساتھیوں کے ہمراہ مسلح ہو گیا اور مسلمانوں کے علاقوں میں جا کر اس نے مسلح مظاہرہ کیا۔

زکوٰۃ بچانے کیلئے ایمان کا سودا کیا جان بھی گنوا بیٹھا

ضلع خوشاب میں قصبہ روڈہ ایک مشہور قصبہ ہے وہاں قلیل سی تعداد مرزائیوں کی بھی ہے یہاں ایک شخص "امیر" کے بنک میں لاکھوں روپے جمع تھے جبکہ بینکوں میں زکوٰۃ کی کٹوتی شروع ہوئی تو اسے احساس ہوا کہ میرے لاکھوں روپے کی زکوٰۃ بھلا ہزاروں تک جا پہنچے گی وہ زکوٰۃ ادا کرنا نہیں چاہتا تھا کسی قادیانی نے اسے مشورہ دیا کہ تحریر لکھ کر دے دو کہ میں "احمدی" یعنی قادیانی ہوں اور قادیانیوں پر زکوٰۃ کی کٹوتی کا قانون لاگو نہیں ہوتا اس طرح کرنے سے تمہاری رقم بچ جائے گی چنانچہ اس شخص نے تحریر لکھ کر بنک کے حوالے کر دی اور اس میں لکھ دیا کہ میں "احمدی" یعنی قادیانی ہوں ایسا لکھ کر دینے سے بنک والوں نے زکوٰۃ کی رقم نہ کاٹی ابھی اس واقعہ کو چند ہی دن گزرے تھے کہ فرشتہ اجل نے آ دبوچا اور وہ اس جہان سے رخصت ہو گیا مسلمانوں نے نہ اس کے جنازے میں شرکت کی اور نہ اپنے قبرستان میں دفن ہونے دیا اس طرح اس شخص نے اپنی دولت بچانے کے لیے ایمان کا سودا کیا ایمان بھی گیا اور جان بھی گئی اور مسلمانوں کے حقوق سے محروم ہو گیا اس واقعہ میں ان مسلمانوں کے لیے جو نوکری اور چھوکری اور دولت کے لالچ میں قادیانیوں کے ہاتھوں اپنے ایمان کا سودا کرتے ہیں عبرت کا سامان موجود ہے۔ (ضمیر، واقعہ مرحوم پر دیکھیے)

لودھراں میں ٹورنامنٹ کے نام پر قادیانیوں کا ارتدادی پروگرام

مجلس تحفظ ختم نبوت لودھراں کی طرف سے کمیٹی کا قیام

لودھراں (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت لودھراں کے نئے انتخاب کے سلسلے میں ایک اجلاس جامع مسجد مدینہ میں منعقد ہوا جس میں تمام اراکین نے حصہ لیا اجلاس کی کارروائی حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن نیازی کی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی اجلاس کی صدارت جناب صوفی محمد علی صاحب امیر مجلس نے فرمائی متفقہ طور پر اجلاس نے جناب صوفی محمد علی صاحب نیوز ایجنٹ لودھراں کو امیر، جناب نور محمد مجاہد علامہ اقبال چوک کو ناظم اعلیٰ منتخب کر لیا جبکہ خازن اور ناظم نشر و اشاعت کی ذمہ داری بھی جناب امیر اور ناظم اعلیٰ کے سپرد کی گئی۔ لودھراں شہر میں کچھ عرصہ سے قادیانیوں نے ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت اپنا ارتدادی پروگرام ترتیب دیا ہے جس میں قادیانی، نوجوان نسل کو کھیلوں کے ٹورنامنٹ منعقد کرنے کے نام پر مسلمانوں سے چندہ حاصل کر کے مسلمانوں کو کھیلنے کی دعوت دیتے ہیں نوجوان کھلاڑی کھیل کے شوق میں قادیانیوں کا شکار بنتے ہیں اور رات کو ایک خاص جگہ پر قادیانی ان کھلاڑیوں کو مرزا طاہر کی تقریر وی سی آر پر مع تصویر سناتے ہیں جس سے نوجوان نسل کے بگڑنے کا اندیشہ ہے اس سلسلہ میں مجلس نے علماء اور طلباء پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جس میں حضرت مولانا محمد موسیٰ صاحب صدر وحدت اسلامی لودھراں، مولانا ضیاء الرحمٰن نیازی ناظم اعلیٰ وحدت اسلامی، طالب علم راہنما جناب ایاز محمد امین (ایس ای کالج بہاولپور) لودھراں، ممتاز صحافی جناب عبدالمجید ندیم اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ نور محمد مجاہد شامل ہیں۔ اس کمیٹی نے لودھراں شہر کی تمام مساجد میں درس کے ذریعے قادیانیوں کے ارتدادی پروگرام کو سمجھانے کا ذمہ اٹھایا ہے۔ بعد ازاں اجلاس میں مندرجہ ذیل مطالبات کئے گئے۔ مولانا محمد اسلم قریشی کیس کے سب سے بڑے مجرم غدار پاکستان مرزا طاہر کو انٹرپول کے ذریعے پاکستان لا کر اس پر مقدمہ چلایا جائے، سانحہ ساہیوال کے مجرموں کو سخت سزا دی جائے، مرزائیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔ لودھراں کے کچھ مرزائی نواز مولویوں کی مذمت کی گئی جو مرزائیوں کے ساتھ کاروبار میں گھومتے پھرتے ہیں اور ان کے ساتھ کھاتے پیتے ہیں۔ مرزائیوں کے تمام رسائل کے ڈیکلریشن منسوخ کئے جائیں۔ ہوسٹلوں میں کھانے پینے کے لیے مرزائیوں کے الگ برتن کر دیئے جائیں۔

سکھر کے واقعات میں ملوث افراد کو عبرتناک سزا دی جائے

مانچسٹر انگلینڈ (نمائندہ ختم نبوت) حافظ محمد اقبال رنگونی نے اسلامک اکیڈمی مانچسٹر میں منعقدہ ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے سکھر کی تاریخی مسجد میں قادیانیوں کی طرف سے حملہ کے واقعہ کی شدید مذمت کی انہوں نے کہا کہ اب مسلمانوں خصوصاً حکومت پاکستان کو اس امر کی طرف خصوصی طور پر توجہ دینی ہوگی۔ قادیانیوں کی طرف سے بار بار اس قسم کے حملے ان کی کسی گہری سازش کا حصہ معلوم ہوتے ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ مسلمانوں کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو جائے لہذا اس واقعہ میں ملوث افراد کو نہایت عبرتناک سزا دی جائے تاکہ آئندہ کسی کو مسلمانوں کے دلوں پر نمک پاشی کرنے کی جرأت نہ ہو۔

سکھر میونسپل سٹیڈیم میں شہداء منزل گاہ کی یاد میں تاریخی آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس

۶۰ ہزار افراد کی شرکت، باہمی اتحاد و اخوت کا بےمثال مظاہرہ

مرکزی وزیر مملکت برائے پیداوار اسلام الدین شیخ نے بھی شرکت کی

آل پارٹیز مجلس تحفظ ختم نبوت، پاکستان کے زیر اہتمام ۱۱، ۱۲، جولائی بروز جمعرات جمعہ میونسپل سٹیڈیم سکھر میں تاریخی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں ۶۰ ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی۔ یہ تاریخی کانفرنس شہداء ختم نبوت جامع مسجد منزل گاہ سکھر کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے منعقد کی گئی تھی۔ پہلے روز اجلاس کی صدارت جناب حضرت میاں عبدالخالق صاحب سجادہ نشین بھرچونڈی شریف۔ اور دوسرے روز اجلاس کی صدارت امیر مرکزیہ مرشد العلماء حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ نے فرمائی۔ اجلاس کا آغاز مدرسہ اشرفیہ سکھر کے صدر مدرس استاذ القراء جناب قاری ابوالحسن صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا سید اقبال حسین صاحب فیضی، مولانا قاری خلیل احمد اور جناب صلاح الدین کاشمیری نے انجام دیے۔ کانفرنس کے مقررین نے جامع مسجد منزل گاہ سکھر کے شہداء کے علاوہ شہدائے ساہیوال میرپور خاص اور مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ اور پرزور مطالبہ کیا کہ قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے منزل گاہ کے مقدمہ کو فوری طور پر اسپیشل ملٹری کورٹ میں چلایا جائے اور مجرموں کو عبرت ناک سزائیں دی جائیں اسی طرح ساہیوال کیس جس کا فیصلہ محفوظ کر لیا گیا ہے۔ اسے جلد از جلد سنایا جائے۔ صدارتی آرڈیننس پر عمل کرایا جائے اور قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی جارحیت کا انسداد کیا جائے۔ پہلے روز کے اجلاس میں سکھر کی معروف شخصیت مولانا مفتی محمد حسین صاحب مولانا محمد مراد صاحب، مولانا جمال الدین، مولانا قاضی احسان اسحق راولپنڈی، مولانا محمد سلیمان خطیب اہل حدیث، علامہ علی غضنفر کراروی، خان منورخان ممبر صوبائی اسمبلی، اسلام الدین شیخ مرکزی وزیر مملکت برائے پیداوار، مولانا اللہ وسایا اور مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب نے تقریریں کی۔ جب کہ جناب جاوید اختر انصاری نے نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور سید سلیمان گیلانی نے نظم پیش کی۔ جمعہ کو نماز جمعہ سے قبل مرکزی جامع مسجد میں ایک نشست ہوئی۔ مولانا سید عبدالمجید ندیم نے خطاب کیا۔ رات کی نشست حسب سابق میونسپل اسٹیڈیم میں ہوئی۔ جس میں مہتمم جامعہ اشرفیہ سکھر مولانا محمد اسعد تھانوی، ملک اکبر ساقی، مولانا عزیز الرحمن جالندھری ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، مولانا سید عبدالمجید ندیم، پروفیسر کریم بخش نظامانی، مولانا محمد لقمان علی پوری اور کالعدم جمیعت علمائے اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے تقریریں کیں۔ کانفرنس کے موقعہ پر آل پارٹیز مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا خصوصی اجلاس ہوا۔ جس میں متعدد اہم فیصلے کیے گئے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی امیر مرشد العلماء حضرت مولانا خان محمد صاحب نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ اس کانفرنس کی اہم خصوصیت یہ تھی۔ کہ اس میں تمام مکاتیب فکر علمائے اور عوام نے بھرپور حصہ لیا۔ کانفرنس میں اتحاد یگانگت کا روح پرور منظر دیکھنے میں آیا۔

(کانفرنس کی تفصیلی رپورٹ آئندہ شمارہ میں پڑھیں)

قادیانیوں کی طرف سے افطار پارٹی دینے پر ان کے خلاف مقدمہ چلایا جائے

ہوم سیکرٹری پنجاب اور ایس پی جھنگ سے مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات کا مطالبہ

فیصل آباد (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے ہوم سیکرٹری پنجاب اور ایس پی جھنگ سے مطالبہ کیا ہے کہ ۷، رجون کو ٹیلی فون ایکسچینج ربوہ میں قادیانیوں کی طرف سے افطار پارٹی دینے پر محمد شفیع اشرف ناظر امور عام وغیرہ کے خلاف امتناع قادیانیت آرڈیننس کی دفعہ ۲۹۸ سی کے تحت مقدمہ چلایا جائے۔ اور ٹیلی فون کے محکمہ کے ان حکام کو فوری تبدیل کر کے ان کے خلاف تحقیقات کرائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ۷، رجون کو ٹیلی فون ایکسچینج ربوہ میں دو صد ٹیلی فون کی افتتاحی تقریب ہوئی جو صدر انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام تھی۔ جس میں شرکت کرنے والے ملازمین اور قادیانیوں کو جماعت احمدیہ کی طرف سے افطار پارٹی اور ڈنر دیا گیا۔ جو قادیانیوں کے دارالضیافت میں تیار ہوا۔ اور محکمہ ٹیلی فون کی گاڑی میں مقامی سپروائزر ایکسچینج مولا بخش اور ایک ٹیکنیشن لال دارالضیافت سے جا کر لائے۔ اس تقریب میں راجہ افتخار احمد ڈائریکٹر ٹیلی فون فیصل آباد، مقبول چغتائی ڈویژنل انجینیئر سرگودھا محمد اکبر ڈی ای ایس اور جھنگ کے علاوہ بعض دیگر افسران محکمہ ٹیلی فون نے شرکت کی جبکہ جماعت احمدیہ مرزائیوں کی طرف سے محمد شفیع اشرف ناظر امور عامہ میجر عبدالقادر

باقی اگلے صفحہ پر

ملک بھر میں صوبہ وار ختم نبوت کانفرنسیں اور کنونشن منعقد کیئے جائینگے

مولانا اسلم قریشی کیس کی تفتیش کے لئے نئی تفتیشی ٹیم مقرر کی جائے پہلی ٹیم ناکام ہو چکی ہے

پریس کانفرنس سے امیر مرکزیہ مولانا خان محمد صاحب مدظلہ کا خطاب

ملتان (نمائندہ ختم نبوت) آل پاکستان مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر مرشد العلماء حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ نے مرکزی مجلس شوریٰ اور مجلس عمومی کے اجلاس کے بعد ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا انہوں نے بتایا کہ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ملک بھر میں صوبہ وار ختم نبوت کانفرنسیں اور کنونشن منعقد کیے جائیں گے۔ ایک قرارداد کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مولانا محمد اسلم قریشی کے اغوا یا قتل کے بارے میں نئی تفتیشی ٹیم مقرر کی جائے کیونکہ موجودہ ٹیم سراغ لگانے میں ناکام ہو چکی ہے۔ یہ مسئلہ اڑھائی سال سے معلق چلا آ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی جارحانہ سرگرمیوں کی روک تھام کے لیے امتناع قادیانیت آرڈیننس پر موثر عملدرآمد کرایا جائے۔ قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے بلا تاخیر علیحدہ کیا جائے۔ ارتداد کی شرعی سزا فوراً نافذ کی جائے۔ ربوہ کی زمین کی رجسٹری منسوخ کر کے قابضین کو مالکانہ حقوق دیے جائیں۔ قادیانی عبادت گاہوں کی مساجد سے مشابہت ختم کی جائے۔ قادیانی جرائد و رسائل مسلسل آرڈیننس کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ ان کے ڈیکلریشن منسوخ کیے جائیں اور متعلقہ پریس ضبط کیے جائیں۔ سانحہ سکھر کے ملزمان کے خلاف خصوصی فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔ ساہیوال سانحہ کے ملزمان کے خلاف محفوظ فیصلہ کا جلد اعلان کیا جائے۔ انہوں نے بتایا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیوں کے تعاقب کے لیے بیرونی ممالک میں علماء کرام کے وفود بھیجے گی۔ انہوں نے آئندہ تین سال کے لیے مجلس کے نو منتخب عہدیداروں کا بھی اعلان کیا۔ مرکزی مجلس عمومی کے اجلاس میں چاروں صوبوں سے ۵۰۰ سے زائد مندوبین نے شرکت کی۔

نیا شداد ـــــ نئی جنت

واشنگٹن (ختم نبوت رپورٹ) آج امریکہ میں ایک مکار بھارتی باشندے نے جو خود کو بھگوان شری راج نیش کہتا ہے مکتی کے آرزو مند لاکھوں امریکی لڑکوں اور لڑکیوں کے جمع کردہ چندے ۱۲ کروڑ ڈالر سے ریاست اوریگن امریکہ میں ایک مصنوعی جنت تعمیر کی ہے جہاں ہزاروں امریکی مرد اور عورتیں آزادانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور ہر شام زعفرانی چغے پہن کر "بھگوان" کے درشن کرتے ہیں۔ اس وقت وہ سنہری اور روپہلی رولس رائس میں نکلتا ہے اور اپنے بھگتوں کو درشن دیتا ہے۔ اس کی ایک درجن قیمتی کاریں اور ہوائی جہاز بھی ہیں۔ اس کی مصنوعی جنت ۹۴ ہزار ایکڑ پر پھیلی ہوئی ہے۔

بقیہ: افطار پارٹی

ناظر دیوان، مرزا غلام احمد، چوہدری ظہور احمد باجوہ، عبدالعزیز، چوہدری شمیم، چوہدری محمد اکبر خان، احمد زمان تنویر نے شرکت کی۔ خدام الاحمدیہ کے رضاکاروں نے ڈیوٹی سرانجام دی۔ ربوہ کے کسی مسلمان سرکاری افسر یا مسلمان سماجی شخصیت کو شامل نہیں کیا گیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ قادیانی ایجنٹ مولا بخش سپرنٹنڈنٹ کو تبدیل کر کے تمام واقعات کی انکوائری کی جائے۔

مرکزی جامع مسجد ٹنڈو آدم میں علامہ حمادی کا خطاب

سکھر انتظامیہ کے مرزائیوں سے جانبدارانہ رویہ پر غم و غصہ کا اظہار

ٹنڈو آدم (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی کنوینر اور مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن حضرت مولانا احمد میاں حمادی نے مرکزی جامع مسجد میں جمعہ کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں نے مسلمانوں کی مسلسل دلآزاری شروع کر دی ہے۔ وہ مرزا قادیانی کو معاذ اللہ محمد عربی کا وجود قرار دے رہے ہیں۔ جس کا ثبوت قادیانی مرتد کا خود سیشن عدالت میں دلآزار بیان ہے لیکن افسوس کہ حکومت اس سلسلہ میں کچھ نہیں کر رہی۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ دنوں منزل گاہ سکھر میں دو مسلمانوں کو شہید اور متعدد کو زخمی کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر قادیانیوں کی دلآزار حرکتوں کا نوٹس نہ لیا گیا اور مسلمانوں کی طرف سے بھی ایسے ہی واقعات دہرائے جانے لگے تو پھر اس کی ذمہ داری انتظامیہ اور حکمرانوں پر عائد ہوگی۔ اس موقعہ پر چند قراردادیں پیش کی گئیں جنہیں عوام نے متفقہ طور پر منظور کیا۔ پہلی قرارداد میں کہا گیا ہے کہ یہ اجتماع مسجد منزل گاہ سکھر کے بم کیس کے قادیانی ملزموں کو عدالت میں بغیر ہتھکڑیوں کے پیش کرنے پر شدید اور پُر زور مذمت کرتا ہے۔ چوروں کو بھی بغیر ہتھکڑی کے پیش نہیں کیا جاتا اور یہ قادیانی مسجد کی حرمتی اور قتل جیسے بھیانک جرم کے مجرم ہیں۔ یہ اجتماع قادیانیوں کے ساتھ رواداری برتنے کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ یہ ظالمانہ رویہ بلا تاخیر ترک کیا جائے۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان میں ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ نیز یہ مطالبہ کرتا ہے کہ سکھر بم کیس کے

باقی اگلے صفحہ پر

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

جمیعۃ علماء برطانیہ کے صدر مولانا محمد یوسف متالا کی کراچی تشریف آوری

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت کے مختلف شعبوں کا معائنہ اور مجلس کی کامیابی کیلئے دعا

کراچی (رشاف رپورٹر) جمیعۃ علماء برطانیہ کے صدر اور وہاں کی عظیم دینی درسگاہ دارالعلوم الاسلامیہ ہولکب بال بری برٹن کے مہتمم اور حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب جیسے روزہ دورہ پر کراچی پہنچ گئے۔ کراچی میں قیام کے دوران وہ ۹ جولائی کو ساڑھے گیارہ بجے دن دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت پرانی نمائش کراچی تشریف لائے۔ جناب عبدالرحمن یعقوب باوا، مولانا منظور احمد الحسینی، حافظ محمد حنیف اور دفتر کے دوسرے ارکان نے ان کا خیر مقدم کیا۔ ہفت روزہ ختم نبوت اور مجلس کے مختلف شعبوں کا معائنہ فرمایا اور مجلس کی کارکردگی پر انتہائی مسرت اور خوشی کا اظہار فرمایا اور جماعت کی خدمات کو سراہا۔ مختصر وقت میں موصوف سے مختلف امور اور مسائل پر تبادلہ خیال ہوا۔ آخر میں انہوں نے مجلس کی کامیابی کے لیے دعا فرمائی۔

جمیعۃ علماء برطانیہ کا اظہار تعزیت

مانچسٹر (نمائندہ ختم نبوت) جمیعۃ العلماء برطانیہ کے تمام اراکین! حضرت مولانا لطف الرحمن صاحب، منظور الحق صاحب، حضرت مولانا عبدالرشید صاحب ربانی، حضرت مولانا قاری تصور الحق صاحب، جناب مولانا مفتی محمد اسلم صاحب، جناب قاری محمد طیب صاحب عباسی، جناب مولانا ابوالحسن نعمانی، جناب مولانا حافظ محمد بلال صاحب مظاہری، جناب مولانا محمد انس قاسمی اور جناب حافظ محمد اقبال رنگونی نے ہند و پاک کے ممتاز علماء کرام حضرت مولانا عبید اللہ انور رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد عثمان صاحب نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا سعید احمد اکبر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے مرحومین کی دینی و ملی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور دعا کی اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

تسلیم کرتے ہوئے مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت سے دستبردار ہو کر اسلام قبول کر لینا چاہیے۔

بقیہ: الا لجاہ

محمد کے روپ میں اس کے گھر آیا اور اسے امریکہ میں اپنا پیغمبر مقرر کیا ہے۔ شدہ شدہ اس کی تنظیم کے ارکان کی تعداد تقریباً ۱۰ لاکھ تک پہنچ گئی۔ اور الا لجا محمد کا انتقال ہوا تو اس کے وارث دین محمد نے اپنی جماعت کا اقتدار سنبھالا اور یہ دلیرانہ اعلان کیا کہ ان کے والد نے امریکہ میں بلیک مسلم موومنٹ کی بنیاد رکھتے ہوئے نبوت کا جو دعویٰ کیا تھا۔ وہ سراسر غلط اور بے خبری پر مبنی تھا۔ گذشتہ اکتوبر میں وارث دین محمد نے شکاگو میں مشن کے ہیڈ کوارٹر کی پرشکوہ عمارت میں ایک نامہ نگار سے گفتگو کرتے ہوئے کہا تھا کہ ان کے والد اسلام کی تعلیم اور ارکان سے واقف نہیں تھے۔ انہوں نے گذشتہ ہفتے شکاگو میں یہ اعلان کیا کہ وہ اپنے فرقے کو توڑ رہے ہیں جس کے بعد فرقے کے لوگ عامۃ المسلمین کیا تھ ملنے جلنے اور عبادات کرنے میں آزاد ہوں گے۔ وارث دین محمد نے اپنے والد کی تنظیم بلیک مسلم موومنٹ جو اس وقت نیشن آف اسلام کہلانے لگی تھی۔ کا یا کلپ کر دی۔ وارث دین محمد کے اعلان کے بعد طولیٰ فرخان نے اس کی قیادت تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اور خود تنظیم کا قائد بن گیا۔ جس طرح الا لجا محمد کے بیٹے نے حقیقت کو تسلیم کر کے اپنے والد کی جھوٹی نبوت سے بغاوت کی۔ اسی طرح مرزا قادیانی کے پوتے مرزا طاہر کو بھی حقیقت کو

بقیہ: مولانا حمادی

مجرمان کو سر عام پھانسی پر لٹکایا جائے۔ یہ اجتماع سانگھڑ کے ایس پی وسیم احمد صدیقی سے مطالبہ کرتا ہے کہ اگر وہ قادیانی نہیں اور مسلمان ہے تو وہ حلف نامہ جو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے صوبائی کنوینر علامہ حمادی نے ایک سال قبل ارسال کیا تھا۔ کہ وہ جامع مسجد ٹنڈو آدم میں جماعت کے روبرو پڑھیں اور اس پر دستخط کریں۔ ورنہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں کی اطلاعات صحیح سمجھی جائیں گی کہ وہ قادیانی ہیں۔ اور ضلع سانگھڑ کے قادیانیوں کی حفاظت اور تخریبی سرگرمیوں کی نگرانی کے لیے آئے ہیں نیز یہ بھی یقینی طور پر سمجھا جائے گا۔ کہ خطیب جامع اور صوبائی کنوینر علامہ حمادی کے قتل کی سازش میں انہی ایس پی صاحب کا ہاتھ ہے اور حالیہ تبادلہ بھی اپنے اثر و رسوخ کے ساتھ اس لیے رکوایا ہے کہ مولانا کو قتل کروانے میں کامیاب نہیں ہوا۔

یہ عظیم اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ایس۔ پی صاحب حمادی صاحب کا حلف نامہ پڑھ کر دستخط نہ کریں تو انہیں سرکاری ریکارڈ میں قادیانی کے نام سے درج کیا جائے۔ آخر میں علامہ حمادی نے اس یقین کا اظہار کیا کہ میرے قتل کی سازش میں یہ ایس پی صاحب شریک ہیں۔ اگر نہیں تو اس جامع مسجد میں آکر وہ حلف نامہ پڑھیں اور دستخط کریں۔

ضروری تصحیح و وضاحت

ماہنامہ الرشید ساہیوال کی حالیہ اشاعت میں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی ایک اپیل شائع ہوئی ہے جس میں غلطی سے یہ درج ہو گیا کہ ساہیوال کے شہداء ختم نبوت کیس پر ۳۴ ہزار روپیہ مجلس عمل نے خرچ کیا۔ حالانکہ ۳۴ ہزار روپیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان کے مرکزی بیت المال سے خرچ ہوا ہے جماعتی احباب و قارئین نوٹ فرمالیں۔

راشد مدنیا خادم ختم نبوت فیصل آباد

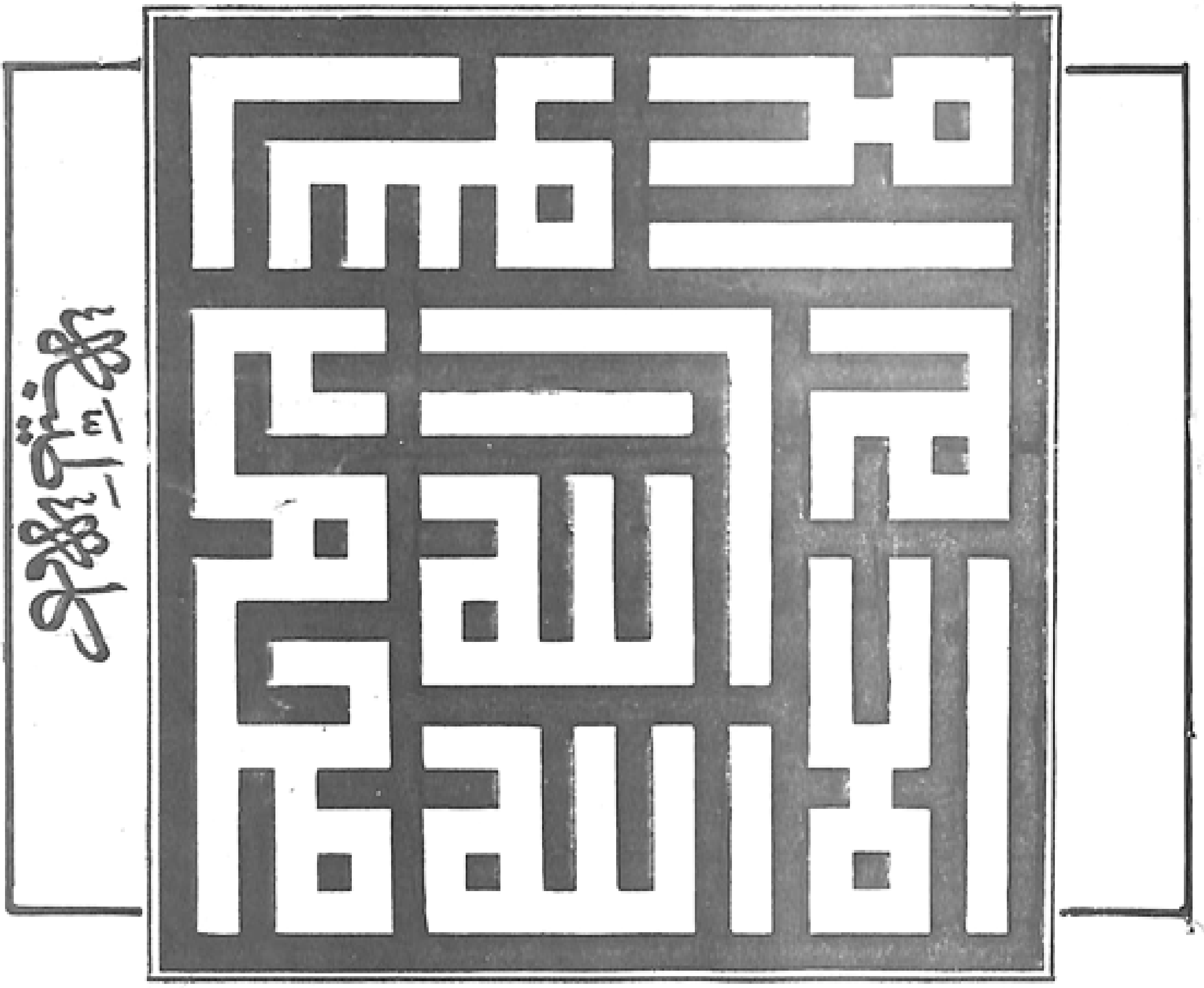

SHAMSI

For

CANVAS

&

TENTS

SHAMSI CLOTH
AND GENERAL MILLS LTD.

(KARACHI PAKISTAN)

HEAD OFFICE:
[illegible] Chambers,
Talpur Road.
Karachi-2.
Phones: [illegible]
Grams: "Canvas" Karachi.
Telex: [illegible]

MILLS:
A-[illegible], Sind Industrial
Trading Estate
Manghopir Road,
Karachi-[illegible]
Phones: [illegible]

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI
Registered S. No. 3220

جب کبھی وہ ادھر سے گذرے ہیں — کتنے عالم نظر سے گذرے ہیں

بس گئی ہے فضا میں نکہتِ حُسن — وہ جہاں بھی جدھر سے گذرے ہیں

کتنے دلکش ہیں ان کے نقشِ قدم — جو تری راہ گذر سے گذرے ہیں

نت نئے حسنِ یار کے جلوے — میری شام و سحر سے گذرے ہیں

دل پہ اِک تازہ چوٹ کھائی ہے — جب بھی ہم اُن کے در سے گذرے ہیں

جب بھی گذرے ہیں وہ تصوّر میں — پردۂ چشمِ تر سے گذرے ہیں

عارفیؔ ہم کو بھی ہے اس پر ناز

ہم بھی اس کی نظر سے گذرے ہیں

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی مدّظلہٗ